مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

اس عنوان کے ماتحت جس مقدس وجود کے حالات میں لکھا کرتا تھا اس نے ۱۳ مارچ جمعہ کے روز نماز کے بعد وصال پایا۔ اللّٰھم اغفرلہ واکرم نزلہ۔ وفات سے پہلے آپ نے میاں عبد الحی کو بلایا۔ اور فرمایا۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر میرا ایمان ہے اور اسی پر مرتا ہوں۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے سب اصحاب کو میں اچھا سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد میں حضرت بخاری صاحب کی کتاب کو خدا کی پسندیدہ سمجھتا ہوں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور خدا کا برگزیدہ انسان سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے اتنی محبت تھی۔ کہ جتنی میں نے ان کی اولاد کی۔ تم سے نہیں کی۔ قوم کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور مجھے پورا اطمینان ہے۔ کہ وہ ضائع نہیں کریگا۔ تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنا پڑھانا اور عمل کرنا۔ میں نے بہت کچھ دیکھا مگر قرآن جیسی چیز نہ دیکھی۔ بیشک خدا تعالیٰ کی اپنی کتاب ہے۔ باقی خدا کے سپرد ٭

اسکے بعد سب نماز جمعہ کیلئے دار السلام سے مسجد اقصےٰ میں گئے۔ اور چند خدام حضور کے پاس رہے۔ آپ نے نماز کیلئے تیمم کیا اور نماز پڑھی۔ پھر حالت نزع طاری ہوئی۔ اور نماز جمعہ سے بعد خبر پہنچنے پر لوگ باہر کوٹھی پہنچے اور زیارت کے بعد مسجد نور میں جمع ہوئے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ جو الفضل میں کسی دوسری جگہ درج ہے اس تقریر کے اثر سے دلوں میں ایک صبر استقامت و سکینت کا نزول ہوا۔ عشاء کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح رض کو مولوی شیر علی صاحب نے غسل دیا اور مفتی فضل الرحمن صاحب و مولوی محمد سرور شاہ قاضی امیر حسین صاحبان و میاں نجم الدین صاحب و مولوی غلام محمد و دیگر شاگردان حضرت موجود تھے۔ پھر کفن پہنا کر جنازہ رکھ دیا گیا۔ ہفتہ کے روز ۹ بجے کے قریب دستخط اسبات پر لوگوں سے لئے گئے۔ کہ ضرور جماعت میں ایک خلیفہ ہونا چاہئے۔ جو ہمارا ایسا ہی مطاع ہو۔ جیسے مسیح موعود و خلیفۃ المسیح رض تھے۔ مسجد نور میں اجتماع ہوا۔ تو صاحبزادہ صاحب نے ایک تقریر دعا کی طرف متوجہ ہونے کیلئے فرمائی۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار تفصیل سے فرمایا۔ ظہر کی نماز کے بعد مولانا محمد احسن فاضل امروہی پہنچ گئے۔ اور دوسرے احباب تو تار ملنے پر رات ہی سے آنے شروع ہو گئے تھے۔ مجلس معتمدین کے اکثر ممبر باہم تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اور عصر کی نماز کے بعد جیسا کہ الفضل صفحہ ۳ پر مفصل لکھا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت ہوئی۔ اور ۱/۲ ۴ بجے حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رض کا جنازہ کھلے میدان میں پڑھا گیا۔ ۱۱ صفیں تھیں اور ہر صف میں قریباً ایک سو ساٹھ آدمی تھے۔ عورتوں کی بھی تین صفیں تھیں جو دو سو کے قریب ہونگی۔ پھر جنازہ اٹھایا گیا۔ اور مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دائیں طرف (بجانب مغرب) آپ کو سوا چھ بجے کے قریب دفن کیا گیا۔ اگرچہ ۲ ہزار آدمی کے قریب تو اسیوقت بیعت ہو چکے تھے۔ مگر اس کے بعد بھی ہر نماز کے بعد اور دوسرے وقتوں میں بیعت کا سلسلہ جاری ہے اور باہر سے بذریعہ خطوط آ رہے ہیں اور اکثر احباب نے مثلاً دہلی و شاہجہانپور نے تو وفات کا تار ملتے ہی بوجہ اس مقبولیت علم و فضل کے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کو حاصل ہے۔ مقامی جماعت کے افراد کے دستخط کے ساتھ بیعت کی درخواستیں بھیجدیں۔ مستورات کی بیعت کا سلسلہ بھی جاری ہے پہلے روز ۳۶۰ عورتوں نے بیعت کی۔ حضرت ام المومنین سلمہا اللہ و عبد الحی نے بھی بیعت کی۔

میاں عبد الحی صاحب کی عمر ابھی پندرہ سال ہے۔ مگر انہوں نے جس صبر و استقامت و ہمت و اخلاص سے کام لیا ہے وہ ایک اسوۂ حسنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور انکے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو اپنے واجب التعظیم باپ کے علوم و مدارج کا وارث بنائے۔ آمین۔ انشاء اللہ عورتوں اور مردوں میں درس قرآن و حدیث کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول یکم اپریل تک بند کیلئے گئی سراج داد

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا۔

ممالک غیر کے تار

(داسنا۔ ۱۰۔ مارچ) ایک لفٹنٹ اور ایک مسافر آڈیر پرواز اڑتے ہوئے گر پڑے اور دونو ہلاک ہوگئے ×

سکرانٹو۔ ۱۰۔ مارچ۔ تین سو ڈپٹی شیرفون نے کلماڑوں کے دستوں سے مسلح ہو کر جنرل کیلی کی گرفتاری کے بعد اس کے اٹھارہ معاونوں اور چھ سو بیکاروں سے جو کہ ڈیگی کی کیمپ کے آدمیوں کے سر پھٹ گئے۔ بیکار آخرش منتشر ہوگئے ×

(ٹوکیو ۱۳۔ مارچ) دارالاعیان کی بجٹ کمیٹی نے ۸ ووٹوں سے بخلاف ۱ کے۔ راؤن کے بحری اخراجات میں اور چالیس لاکھ پونڈ کی تخفیف منظور کی ×

(دیکن۔ ۱۱۔ مارچ) پانچسو قزاقوں نے لاؤ ہو کون کو جو صوبہ ہو پیہ میں واقع ہے تاخت و تاراج کیا ہے۔ چراغ گرد و الاؤ کے مکروں کے ایک مشنری ٹ سائمنڈ نامی کو مار ڈالا۔ انگریزی و امریکن کارخانے جلا دیئے۔ رائفلیں اور گولی بارود لے گئے۔ ہزار تعینوں پر لوٹ کا مال بار کر کے چلتے بنے ×

(الپاسو ۱۱۔ مارچ) باغیوں کے جنرل ولا نے مسٹر ٹیمنن کی جائداد کا حکم منسوخ کر دیا ×

(لندن۔ ۱۱۔ مارچ) مسز پنکہرسٹ ہالوے جیل میں رکھی گئی ہے۔ قیدخانہ مذکورہ کے گرد سفریجٹوں کے غول منڈلاتے ہیں ×

مس میری رچارڈسن کو جس نے ولاسکوئیز کی وینس کی تصویر پھاڑ ڈالی تھی۔ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ اس نے جیل میں غذا ترک کر دی ہے ×

(لندن ۱۲۔ مارچ) سفریجٹوں نے سٹورٹن (وارکلشائر) میں ایک مکان جلا دیا ×

(لندن ۱۰۔ مارچ) جنگی جہاز تربیت ولزلی بمقام ٹائین آگ لگ گئی۔ اس کے بعد جہاز بیٹھ گیا۔ ۲۹۰ لڑکے بچا لئے گئے ×

(قسطنطنیہ ۱۳۔ مارچ) یونان کے خلاف بائیکاٹ جو سمرنا میں خصوصیت سے زیادہ ہے موجب تشویش ثابت ہو رہا ہے۔ یونانی سفیر نے بھی یونانیوں سے سلوک پر باب عالی کی توجہ منعطف کرائی ہے۔ جس کے جواب میں اطلاع دیگئی ہے کہ تا وقتیکہ حسب منشاء تصفیہ نہ ہو اختلافات [illegible]

بہتر نہیں ہوسکتے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ وہ مقبوضہ جزائر

کو پھر ٹرکی کے حوالہ کئے جانے کے متعلق پولٹیکل شرائط عائد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ×

(لندن ۱۲۔ مارچ) بحری اخراجات کی تخمینہ کی مقدار ..... ۵۵۱۵۵ پونڈ تک پہنچتی ہے۔ پروگرام میں چار جنگی جہاز بنانے کی تجویز بھی داخل ہے نیز چار ہلکے کروزر بنائے جائینگے بارہ ڈسٹرائر اور کچھ آبدوز کشتیاں بھی تیار ہونگی ×

(لندن ۱۳۔ مارچ) لندن کے عمارتی کاریگروں کے قائم مقاموں نے کانفرنس مصالحت کے بارہ میں فیصل بورڈ کی تجویز منظور کر لی ہے۔ کاریگران مذکور ۳۵ لاکھ پونڈ اجرت کا نقصان اٹھا چکے ہیں ×

(لندن ۱۲۔ مارچ) ایک روسی کمپنی ۲۰ لاکھ پونڈ کا روبار کی سرمایہ کے ساتھ قایم ہوئی ہے۔ کمپنی ہذا نے لندن میں ایک ایک گنی کے دس لاکھ پونڈ کے حصوں کی فروخت کا اشتہار دیا ہے ×

(جہیہوا ۱۲۔ مارچ) باغیوں کی فوجی گورنمنٹ نے عام اراضی میں تقسیم کرنیکا حکم دیا ہے ×

(لندن ۱۲۔ مارچ) اشارات کی ایک نہایت اہم کتاب جنگی جہاز نیپچون پر سے سرقہ ہوگئی۔ اس کی بجائے اسی شکل و صورت کی کوئی اور کتاب رکھ دی گئی۔ انگلیوں کے نشان جو کتاب پر رہ گئے ہیں۔ صرف انہی سے کچھ سراغ برآری ہوسکتی ہے ×

(لندن ۱۲۔ مارچ) ٹرکی نے حلب و بغداد کے مابین ہوائی ڈاک کی سروس قایم کرنے کے متعلق فرانس کی تجاویز منظور کر لی ہیں ×

ہندوستان کی خبریں

مزید خانہ تلاشیاں

خفیہ پولیس بنگال مع دو بنگالی پولیس انسپکٹروں کے چندر نگر میں راش بہاری گھوش کے مکان پر دوڑے گئے۔ گھوش ڈیرہ دون کے محکمہ تحقیقات کا ہیڈ کلرک ہے اور آجکل چھٹی پر ہے۔ دہلی کی سازش سے جو اس کا تعلق ہے پولیس کے پاس اس کے لیے وارنٹ تھے۔ تلاشی پر بہت سے کاغذ دستیاب ہوئے۔ مگر بوس کا مکان میں پتہ نہ چلا۔ اس کے بعد دو اور مرتش چندر بوس کے مکان پر گئے۔ جو ہیڈ کلرک کا رشتہ دار ہے اور پولیس نے چند بنگالی رسالے اپنے قبضہ میں کئے ×

اندور میں گرفتاریاں

پنڈت ارجن لال سیٹھی ڈائرکٹر آل انڈیا جین ایجوکیشنل کانفرنس پرنسپل ترلوک چند جین ہائی اسکول اندور اور اس کے نئے مرید مسٹر کشن لال راجپوت کے مکانات کی تلاشی دہلی کی خانہ تلاشیوں کے متعلق لے گئے اور ان کے مکانات کو آٹھ گھنٹے تلاش کیا گیا۔ دونوں شخصوں کو گرفتار کر لیا گیا اور دہلی بھیج دیا گیا۔ سیٹھ حکم چند کے بورڈنگ ہوس کی بھی تلاشی لی گئی اور خطوط لے لئے گئے ×

راش بہاری بوس ہیڈ کلرک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ڈیرہ دون جالندھر حصیتی کی گرفتاری کے لئے صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی سائی ڈی پنجاب کی طرف سے ۱۵ ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے ×

دربار بیکانیر اپنی ریاست کے مختلف حصوں میں ریلوی جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے ضمن میں رتن گڈھ سے بجانب شمال سردار شہر تک ۲۳ میل کی برانچ لائن کا کام فوراً شروع کر دیا جائیگا ×

ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر ۲۰ مارچ کی صبح کو بوری بندر بمبئی کے سٹیشن پر پہنچیں گے ×

آگرہ میڈیکل سکول کے طلباء۔ ایک ڈپوٹیشن میں ۳ معزز اشخاص شامل تھے۔ سکول مذکور کے ہڑتالی طلبار کی طرف سے کرنل ادمیرا پرنسپل کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کرنل ادمیر نے طلبار کی شکایات کے متعلق کامل تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا مگر کہا کہ ان کو مطلق کسی قسم کی سزا نہ دینے کا میں وعدہ نہیں کر سکتا۔ طلبار اپنے رویہ (سٹرائک) پر باصرار قایم ہیں ×

ایسٹ انڈین ریلوے ایک نئی لائن تعمیر کرنیوالی ہے جو برہا پور واقعہ حویلی کھڑک پور توپہ لائن سے گنگا کے گھاٹ ہوتی ہوئی مقام جموئی تک پہنچے گی ×

خلیفۃ المسیح کی وفات پر مختلف اخبارات

حکیم نور الدین جو ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے ۱۳ مارچ کو کئی ہفتے کی مسلسل علالت کے بعد دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولانا حکیم نور الدین صاحب کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی جس کے فقدان پر تمام مسلمانوں کو رنج اور افسوس کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کرتا ہے۔ الحق ازروئے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نور الدین بھی ایسے ہی باکمال تھے افسوس ہے کہ آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا (زمیندار)

مرحوم فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن تھے اور اعلیٰ درجہ کے مذہبی ...... قابلیت رکھنے کے علاوہ ایک مشہور طبیب بھی تھے (ہمدرد) آپ نے متعدد کتابیں اسلام کی تائید میں لکھیں اور متانت کے ساتھ معترضوں کو دندان شکن جواب دیئے اور بعض تصانیف میں بڑی تحقیق و تدقیق کا ثبوت بہم پہنچایا۔ سب سے زیادہ شہرت و عزت انہیں جماعت میں کر قرآن مجید کے حقائق و معارف کی تشریح کے باعث حاصل ہوئی جس میں آپ علوم جدیدہ و تازہ تحقیقات فلسفیہ پر نظر رکھتے تھے۔ اور مذہب اسلام کو فطرت کے مطابق ثابت کرتے تھے (پیسہ)

الفضل

ف ض

قادیان - مورخہ ۱۱- مارچ ۱۹۱۴ء بروز بدھ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا وصال

(اسسٹنٹ کے قلم سے)

آخر وہ دن آ پہنچا - کہ جس دن کا تصور کر کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے ۔ دل دھڑکتا تھا اور روح کانپ جاتی تھی یعنے ہمارے امیر - خدا کے مسیح کے خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے کئی ہفتے کی مسلسل علالت کے بعد ۱۳- مارچ سوا دو بجے حالت نماز میں وصال پایا - اللہ تعالے ان کی رُوح پُر فتوح پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے - اور انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوار میں جگہ دے - اللھم آمین

دنیا ایسے متبرک و مقدس انسان کو یاد کرے گی - جس کے احسانات نہ صرف علمی و طبی عالم پر ہیں بلکہ مذہبی ولایت میں بھی وہ ایک خاص درجہ رکھتا ہے اور احمدیہ جماعت میں تو کوئی فرد بشر ایسا نہیں کہ جو اس کے فیوض سے متمتع نہ ہوا ہو - آپ کا عہد خلافت - جماعت کے لئے نہایت مبارک اور گوناگوں ترقیات کا گذرا - اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاص تائید اور نصرت فرمائی جب کبھی فتنے نے سر اُٹھایا تو اللہ تعالےٰ نے جیساکہ اس کا وعدہ اپنے مقرر کردہ خلفاء کے ساتھ ہے - خوف کو امن سے بدل کر تمکین بخشی - فالحمد للہ رب العالمین -

آپ کی وفات پر جماعت نے اسی صبر - استقامت سے کام لیا - کہ جس کا نمونہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر دکھایا تھا - دلوں میں ایک قسم کی سکینت کا نزول تھا اور سب دعاؤں میں مشغول تھے - اور خدا کی رحمت کے منتظر تھے - اور چاہتے تھے - کہ کسی متقی - ہر دلعزیز - عالم باعمل کے ہاتھ پر بیعت کریں ۔

۱۴- مارچ عصر کی نماز کے وقت مسجد نور میں قریباً دو ہزار کے مجمع میں خلیفۃ المسیح کی وصیت کے امین نواب محمد علی خان صاحب نے وہ وصیت سنائی - جو خلیفۃ المسیح نے ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو بموجودگی قریب ایک سو آدمی کے جن میں مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - میاں معراج الدین صاحب حضرت میاں صاحب بھی شامل تھے - اپنے قلم سے لکھ کر نواب صاحب کے حوالہ بطور امانت کی تھی - وصیت سنانے کے بعد نواب صاحب نے قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ جو امانت حضرت خلیفۃ المسیح نے میرے سپرد کی تھی - اس کو میں نے پہنچا دیا ہے - اب اس کے مطابق انتخاب کرنا آپ لوگوں کا کام ہے - نواب صاحب یہ بات کہہ کر ابھی بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ میاں صاحب میاں صاحب کی آوازیں بلند ہوئیں اور سب بانشراح صدر پکار اُٹھے کہ میاں صاحب ہماری بیعت لیں - سب سے پہلے حضرت فاضل سید محمد احسن صاحب نے اُٹھ کر کہا کہ میں وہ شخص ہوں کہ میری نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اُن دو فرشتوں میں سے جن کے کندھوں پر مسیح کا نازل ہونا حدیثوں میں آیا ہے ایک فرشتہ یہ (خاکسار) ہے -

میں صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ہر طرح اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ بیعت لیں اور انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ہماری بیعت کو قبول فرما دیں - مولوی محمد احسن صاحب ابھی کھڑے ہی تھے کہ چاروں طرف سے لوگ میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے ایکدوسرے پر گرنے شروع ہوئے اور میاں صاحب کے ہاتھ کو اپنی طرف کھینچ کر بیعت کی درخواست کی اور جو کثرت اژدحام کی وجہ سے قریب نہ پہنچ سکتے تھے - انھوں نے اپنی پگڑیاں میاں صاحب تک پہنچائیں - جو لوگ اس وقت میاں صاحب کے قریب موجود تھے وہ عرض کرتے تھے کہ آپ بیعت شروع کریں لیکن آپ خاموش تھے - بار بار باصرار عرض کرنے پر آپ نے اِن مندرجہ ذیل کلمات میں بیعت لینی شروع کی - اور خدا کی یہ بات پوری ہوئی کہ خدا ہی خلیفہ بنایا کرتا ہے

بیعت کے الفاظ

جنمیں جناب سید المومنین بیعت لیتے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

۲ بار - آج میں سلسلہ احمدیہ میں محمود کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں - اور خدا کی توفیق سے آیندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرونگا - شرک نہیں کرونگا - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - اسلام کے تمام احکام بجالانے کی کوشش کرونگا جو تم نیک کام بتلاؤ گے - انہیں تمہاری اطاعت کرونگا ۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانونگا ۔

(۲) مسیح موعود کے تمام دعاوی پر دل و جان سے ایمان رکھونگا

(۳) تبلیغ اسلام میں حتے الوسع کوشاں رہونگا ۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۲ بار

رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور بہت ظلم کیا میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں - تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا تو میرے گناہوں کو بخشدے - (آمین)

الحمد للہ کہ خدا نے اوس شخص کو ہمارا خلیفہ بنایا کہ جس کی نسبت خدا عالم الغیب نے آپ کی پیدائش سے پہلے اپنے نبی کی زبان پر یہ خبر دی کہ :-

"خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا"

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا - اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے - اور ایک الہام میں اُس کا نام فضل عمر رضہ ظاہر کیا گیا -"

حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا خلیفہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھا - ایسا ہی حضرت خاتم الخلفاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا خلیفہ وہ فضل ہوا جسے عمر کا خطاب بارگاہ ربی سے ملا ہے - کیا یہ انسانی فعل ہے ہرگز نہیں - بلکہ یہ خدا تعالےٰ کا فعل ہے -

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خدا تعالیٰ موجودہ خلیفہ کے احکام کے ماتحت وہ وہ ترقیاں اور کامیابیاں نصیب کرے جن کا وعدہ خدا تعالیٰ کیطرف سے اس کے پیارے مسیح کو دیا جا چکا ہے ۔

اللھم ربنا آمین ثم آمین ۔

ضروری اطلاع

۱- یہ پرچہ الفضل کے اڈیٹوریل سٹاف نے تیار کیا ہے حضرت صاحبزادہ ...

۲- خریداران الفضل خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔ خاکسار غلام رسول منیجر

الاخبار والاراء

بغداد ریلوے اور اہمین حکومتوں کا تعلق

موجودہ حالت میں بغداد ریلوے میں مختلف حکومتوں کا حسب ذیل تعلق ہے:۔

(۱) باسفورس سے برغلو تک لائن تعمیر ہو چکی ہے اور برغلو سے بغداد تک جرمن کمپنی کے ذریعہ سے تعمیر ہوگی۔
(۲) بغداد سے بصرہ تک ترکی انگریزی جرمنی اور فرانسیسی مشترکہ کمپنی کے ذریعہ تعمیر عمل میں آئے گی۔
(۳) بصرہ سے کویت تک انگریزی حکومت کی طرف سے لائن تعمیر ہوگی
(۴) روس اپنی ماوراء بحر خزر کی لائن کا سلسلہ شمالی ایران سے منسلک کریگا۔ اور ایک شاخ تبریز سے ترکی ایران سرحد تک تعمیر کرے گا۔
(۵) جرمن کمپنی ایک شاخ بغداد سے خانقین تک تعمیر کرے گی اور مقام مذکورہ پر روسی لائن سے بغداد لائن کو ملا دیگی۔
(۶) ترکی حکومت کویت پر انگریزی ضیافت کو تسلیم کرتی ہے۔
(۷) روس بغداد ریلوے کی تعمیر پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کریگا۔ بشرطیکہ جرمنی شمالی ایران میں روسی لائن کی تعمیر پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ اور بغداد ریلوے کی ایک شاخ روسی ریلوے سے ملا دے*

شریف مکہ اور مصری اوقاف

پانیر کا مصری نامہ نگار لکھتا ہے کہ چونکہ اوقاف اب براہ راست گورنمنٹ کی نگرانی میں آگئی ہیں اس لئے شریف مکہ نے اسبات کا مطالبہ کیا کہ وہ اوقاف جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لئے مخصوص ہیں شریف موصوف یا اون کے نائب کے ہاتھ میں دیدئے جاویں۔ مصر کی گورنمنٹ نے درخواست کی منظوری سے انکار کر دیا ہے۔ جسپر شریف مکہ نے باب عالی اور انگریزی ایجنسی میں اپیل کی ہے نامہ نگار کا خیال ہے کہ یہ درخواست غالباً نامنظور ہوگی*

طرابلس کی امداد کیوں بند ہوئی

ایک مصری فاضل لکھتا ہے قابل غور یہ مسئلہ ہے کہ ابتدائے جنگ طرابلس میں جب کہ اٹلی کے مدمقابل دولت عثمانیہ تھی تو اہل اسلام جوش اخوت سے اس طرف مائل ہوئے اور دل کھولکر مالی امداد میں حصہ لیا۔ لیکن جب سلطنت عثمانیہ نے طرابلس کو بضرورت جنگ عثمانیہ آزادی دے کر اٹلی سے مصالحت کر لی تو ایکدم اہل اسلام کی توجہ بھی طرابلس کی طرف سے ہٹ گئی۔

یہاں پر قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اہل اسلام کی اعانت جنگ طرابلس میں بوجہ اللہ تھی یا محض امداد سلطنت عثمانیہ اسکے جواب میں مجبوراً شق ثانی کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کیونکہ اگر اعانت بوجہ اللہ کہیں تو باوجود قائم ہونے جنگ کے اطراف واکناف عالم اسلام سے امداد مسدود کیوں ہوئی اور ہے

بائیکاٹ کی تحریک

جنوبی افریقہ کے پیغامات اور لندن میں جلاوطن لیڈروں کی تقریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف برٹش کارخانے والوں سے جنوبی افریقہ کے مال کا بائیکاٹ کرنے کے متعلق نامہ و پیام شروع ہو گیا ہے۔

مسٹر ٹوم مین جنوبی افریقہ اس غرض سے روانہ ہو گئے ہیں کہ جنوبی افریقہ کے مزدوروں کی باقاعدہ انجمن مرتب کریں*

رفاہ عام پریس کی ضبطی ضمانت کا قصہ

یوں ہے کہ اخبار "پیغام صلح" پہلے اسی پریس پر چھپتا تھا۔ ۱۳۱ جولائی کو اس اخبار میں ایک مضمون بدین عنوان شائع ہوا کہ ارجن کا چیلنج منظور ہے۔ لوکل گورنمنٹ نے اس مضمون کو قابل ضبطی قرار دے کر اس کی تمام کا پیاں بحق ملک معظم ضبط کرنے کا اعلان کیا۔ اور اسی کے ساتھ رفاہ عام پریس کی ضمانت کی بھی ضبطی کا حکم نافذ کیا۔ حکمنامہ کے اجراء کی تاریخ ۶ ستمبر تھی۔ لیکن مالکان پریس کو اس حکمنامہ کی اطلاع ۱۷ ستمبر کو دیگئی مالکان پریس نے ۱۴ - نومبر کو لوکل گورنمنٹ کے حکم کے خلاف چیفکورٹ لاہور میں اپیل دائر کیا۔ چیف جج اور مسٹر جانسٹن اور مسٹر رٹیگن کی مشترکہ بنچ نے اپیل کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل مذکور دفعہ ۷ کے مطابق حکمنامہ کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر دائر نہیں کیا گیا ہے*

بغداد ریلوے کا فائدہ

ہمعصر "اریا" بغداد ریلوے کے متعلق لکھتا ہے کہ جب قسطنطنیہ سے خلیج فارس تک تمام لائن تکمیل کو پہنچ جائے گی تو وہ مغرب اور مشرق کے درمیان ایک شاہراہ بن جائے گی۔ اس لئے کہ اس کے ذریعہ لندن سے بمبئی تک کا سفر جلدی طے ہو جائیگا۔ اور مدت سفر میں ساڑھے تین دن کی کمی آجائے گی*

انجمن خدام کعبہ کا ریزولیوشن نمبر ۱

ان گفتگوؤں پر غور کرنے کے بعد جو جناب خادم الخدام صاحب قبلہ و مسٹر شوکت علی صاحب کے حکام گورنمنٹ سے انجمن کے متعلق ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انجمن کے اغراض و مقاصد کے اصلی مفہوم سے پوری واقفیت نہیں ہے اندیشہ ہے کہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو جاوے۔ انجمن کو مناسب طریقہ پر اپنا دستور العمل و دیگر کاغذات ضروری گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں پیش کر دینی چاہیئیں۔ اور اس امر کا اظہار بھی مناسب طریقہ سے کر دیا جائے کہ انجمن کے طریق کارروائی کے متعلق اگر کوئی مشورہ گورنمنٹ عالیہ انجمن کی اغراض و مقاصد کو ملحوظ فرماکر دینا مناسب خیال فرمائے گی۔ تو اس پر پورے طور سے غور کرنے کے لئے انجمن ہر وقت تیار ہے*

عثمانی بیڑے میں ایک اور ڈریڈناٹ

اضافہ کرنے کی غرض سے ہر شہر اور ہر گاؤں میں چندے فراہم کرنے کی کوشش زور شور سے عمل میں لائی جا رہی ہے انور پاشا نے اپنا مشہور و معروف گھوڑا بیڑے کو چند دن میں امداد پہنچانے کی غرض سے قسطنطنیہ سے روانہ کر دیا ہے تاکہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت فنڈ میں داخل کر دیجائے یورپین تاجروں اور عثمانی رعایا کے افراد سے چندے مانگے جا رہے ہیں جو کمپنیاں کسی حد تک گورنمنٹ کے حسن سلوک پر اپنے قیام و بقا کا انحصار رکھتے ہیں یا جنہیں افسروں کی خرید کا زیادہ خیال ہے وہ بھی امدادی چندے دے رہے ہیں*

برنٹش ولیم کو شاہ کا خطاب ملے گا

پرنس ولیم آف ویڈ واتنا سے برلن آگئے ہیں اور آئندہ چند دنوں۔ کے عرصہ میں احمد پاشا کی سرکردگی میں ایک البانوی وفد پرنس کی خدمت میں حاضر ہوکر باضابطہ البانیہ کا تاج پیش کریگا۔ امید کی گئی ہے کہ پرنس کی بجائے شاہ کا لقب اختیار کیا جائیگا۔ اسلئے کہ البانی اپنے حکمران کو ہمسایہ ریاستوں کے حکمرانوں۔ سے کم درجہ گنوانا نہیں چاہتے۔

درازو میں پرنس ولیم کا شاندار استقبال کرنے کے متعلق زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں*

میکسیکو کی صورت حالات

امریکن نائب امیر البحر فلیچر نے میکسیکو کی حکومت کے اتفاق سے امریکن آبادی مقیم میکسیکو کو ۲۵۰ رائفلیں بھجوادی ہیں تاکہ شہر میں شورش ہونے کی حالت میں وہ کارآمد ہو سکیں*

ہزار باغیوں نے ایلٹامرا اجتماعی افواج کو شکست دی۔ موخر الذکر میکسیکو میں واپس ہو رہی ہے۔ جہاں برٹش امریکن اور جرمن جنگی جہازات بسرعت تمام جا رہے ہیں*

تازہ مردم شماری کی رپورٹ

تازہ مردم شماری کے بموجب مملکت ہند ۱۸۰۲۶۵۷!

مربع میل رقبہ اور ۳۱۵۱۵۶۳۹۶ نفوس آبادی پر مشتمل ہے۔ اور ان دونوں میں بالترتیب ۶۰۰۶ رقبہ و ۷۷۵۰ آبادی برٹش علاقہ میں اور باقیماندہ دیسی ریاستوں میں شامل ہے۔ ساری مملکت میں بالاوسط ۱۷۵ آدمی فی مربع میل آباد ہیں اور برٹش انڈیا میں یہ اوسط اور بھی زیادہ یعنے ۲۲۳ آدمی فی مربع میل ہیں مگر دیسی ریاستوں میں کم۔ یعنی ۱۰۰ آدمی فی مربع میل ہے۔ سب سے زیادہ گنجان آبادی جنوبی ہند کی ریاست کوچین میں ۶۷۵ آدمی فی مربع میل ہے اور سب سے زیادہ بلوچستان میں ۶ آدمی فی مربع میل پائی جاتی ہیں۔ صوبجات میں باعتبار رقبہ احاطہ بمبئی (۱۸۶۹۲۲ مربع میل) اور باعتبار آبادی بنگال (۴۲۶۳۰۵۶۴۲ نفوس) سب سے فائق پائے جاتے ہیں اور صوبہ پنجاب اپنے ۱۳۶۳۳۰ مربع میل رقبہ۔ اور ۲۴۱۸۷۷۵۰ نفوس آبادی کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر آتا ہے۔ .... پہلے دس برس میں ۶ لاکھ سے زیادہ آبادی ہندوستان کی طاعون کی نذر ہو گئی۔ جو بلغاریہ۔ سرویہ۔ رومانیہ۔ مانٹی نیگرو چاروں ریاستہائے بلقان کی آبادی سے زیادہ تھی ؁

سفریجیٹوں کے وفد کی باریابی سے انکار

(لندن ۹ مارچ) حضور ملک معظم نے سفریجیٹ عورتوں کے ایک وفد کو شرف حضوری بخشنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر مسز پنکھرسٹ نے جواب دیا ہے کہ وہ اپنی سرکردگی میں ایک وفد عورتوں کا بکنگھم میں حضور ملک معظم کے روبرو لے کر جائینگی۔ سفریجیٹوں کا بیان ہے۔ کہ یہ غالباً ایسٹر کے بعد کا واقع ہوگا۔ حقوق طلب عورتوں کے حوصلے بڑھتے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے ۸ مارچ کا تار ہے کہ مس سلویا پنکھرسٹ ایک موٹر میں بیٹھ کر چوک ٹریفالگر کے زنانہ مظاہرہ میں شامل ہونے جا رہی تھیں کہ پولیس نے ان کو دیکھ کر گرفتار کر لیا۔ اس خبر سے مظاہرہ کرنے والی عورتوں میں سٹریٹ (وزارت خانہ) کو جانا چاہا۔ لیکن پولیس نے انپر حملہ کر کے بھگا دیا۔ اور گھوڑ چڑھی پولیس نے جلوس کو منتشر کر دیا ؁

اب ڈاکخانوں میں زیادہ روپیہ جمع ہو سکیگا ؁

گورنمنٹ آف انڈیا نے ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں کے متعلق ہر وقت وصول ہو سکنے والی سالانہ امانتوں کی مقدار اب ۵۰۰ روپیہ سے ۷۵۰ روپے تک بڑھا دی ہے۔ اور مجموعی حساب ایکہزار روپے کی بجائے اب ۵ ہزار روپے تک رکھا جا سکتا ہے اور سیونگ بنکوں کی معرفت ۵ ہزار روپے تک سرکاری کفالتوں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ جدید قواعد پر یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے عملدرآمد شروع ہو جائیگا اس اضافہ مقدار سے بہت سے لوگوں کو فایدہ پہنچے گا۔ کیونکہ آجکل غیر سرکاری بنکوں پر اعتبار کم کیا جا سکتا ہے ؁

قحط کی حالت

۲۸۔ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ کے اندر صوبجات متحدہ میں ۵۲۱۴۲ آدمی امدادی کاموں پر لگے ہوئے تھے اور ۶۸۰۹۶ آدمی مفت یا خاص امداد پا رہے تھے۔ اس طرح امداد پانے والوں کی مجموعی تعداد ۱۲۰۲۳۸ ہفتہ ماسبق سے ۲۴۹۵۰ زیادہ تھی ممالک متوسط میں امدادی کاموں پر ایک آدمی بھی نہ تھا۔ البتہ ۲۱۲۹ آدمی معہ ۴۰۰ دیہاتی چوکیداروں کے مفت امداد پا رہے تھے ؁

طلباء ندوہ نے سٹرائک کر دیا

متعلمین ندوہ کے سٹرائک کی خبر پہنچی اور ۹ مارچ کو ابوالکلام صاحب یہ تار دیتے ہیں۔ متعلمین ندوہ کا سٹرائک ندوہ کی ہستی کے لئے موت کے مترادف ہے۔ قوم نے جو آج تک علیحدگی روش اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے موجودہ پیچیدگی لاحق ہوتی ہے لیکن میں دریافت کرتا ہوں کہ آیا عظیم الشان مذہبی تحریک کو قوم کے چند خودغرض افراد کے ہاتھ میں کلیۃً دے دینا مناسب ہے۔ اب وقت آ پہنچا ہے کہ اکابر قوم اس معاملہ میں دست اندازی کر کے اصل معاملہ کی تحقیقات کے لئے حسب ذیل حضرات کا ایک کمیشن مقرر فرما دیں۔

حاذق الملک۔ ڈاکٹر محمد دین بہاول پور۔ نواب اسحاق خان۔ مولانا عبد الباری۔ بابو نظام الدین۔ مسٹر محمد علی۔ سید وزیر حسن۔ حکیم عبد العلی۔ اور دیوبند کا ایک عالم۔ اگر موجودہ حالت پر مناسب توجہ نہ کی گئی تو نہایت پیچیدگیاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ غالباً اسی تار سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سٹرائک کے کیا وجوہات ہیں۔ اور اس مسئلہ کا حل کس بات میں ہے ؁

سٹرائک کے وجوہات

تقریباً دو ہفتے ہوئے کہ ایک درخواست طلباء نے جناب ناظم صاحب کو دی تھی۔ جس کا جواب لینے کے لئے وہ ناظم صاحب کے پاس گئے۔ بجائے اس کے کہ ناظم صاحب کچھ جواب دیتے طلباءؔ کو نہایت درشتی و سختی کے ساتھ اپنے دار النظامت سے نکل جانے کا حکم دیا۔

اس کے قبل بھی چند درخواستیں مختلف شکایات کے انسداد کے لئے طلباء نے جناب پرنسپل صاحب اور جناب ناظم صاحب کو دی تھیں۔ ان کے جوابات بھی نہیں ملے تھے۔ مجبوراً طلباء واپس آئے۔ اور وہاں سے واپسی کے بعد سٹرائک کر دیا ؁

شام کو بحکم پرنسپل صاحب دار الاقامت کا کھانا بند کر دیا گیا مقامی ارکان میں سے پانچ اصحاب ناظم صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اور چند طلباء کو بلا کر دیر تک گفتگو کی۔ مگر حضرات ارکان نے بھی بغیر طلباء کی شکایات دریافت فرماتے ہوئے اسی بات پر زور دیا کہ اگر تم نے کل سے تعلیم نہ شروع کر دی تو تم کو مدرسہ بجبر فوراً خالی کر دینا پڑے گا۔ طلباء نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ چونکہ طلباء کی شکایات کا اکثر حصہ تعلیمی معاملات کے متعلق ہے اسلئے اس سٹرائک میں بورڈر اور غیر بورڈر تمام طلباء شریک ہیں۔

تباہ کن آتشزدگی

سینٹ لوئیس ۹۔ مارچ کا تار ہے۔ میوری ایتھلٹک کلب کی ہشت منزلہ عمارت آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گئی۔ ایک سو آدمی مفقود الخبر ہیں اور سات لاشیں۔ بازاروں سے دستیاب ہوئی ہیں۔ آتشزدگی سے دس لاکھ ڈالر کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ آگ اس قدر خوفناک تھی کہ کھنڈرات کے سوا باقی کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ مقتولین کا صحیح اندازہ صرف اسی وقت ہو سکے گا۔ جب کہ آتش زدہ رقبہ کو صاف کر دیا جائے گا۔ آگ کا پہلا انجن پہنچنے سے قبل عمارت کے تمام حصوں میں آگ اپنا اثر کر چکی تھی۔ اور شعلے زور شور سے بلند ہو رہے تھے۔ مرد اور عورتیں عالم سراسیمگی میں بالائی منزلوں سے بازاروں میں کود رہی تھیں ؁

میجر اوہلسن کے قتل کا تاوان

طہران۔ ۹۔ مارچ۔ ممتاز السلطنت اور حکومت ایران الگ الگ میجر اوہلسن کی بیوہ کو دو لاکھ بہتر ہزار پونڈ پیش کر رہے ہیں اور سویڈن میں اس کے لئے ایک سکونتی مکان مہیا کرنے کی غرض سے اہل ایران کی ایک کمیٹی سرمایہ فراہم کر رہی ہے۔ اُمید ہے اسمیں ان کو کامیابی ہوگی ؁

یہودیوں کی حالت رُوس میں

رُوس میں یہودیوں کو نہ اقامت کرنے کی اجازت ہے اور نہ اندرون ملک میں سفر کرنے کی صرف خاص خاص حالتوں میں ایسا ہوتا ہے جو کالعدم ہے اس سختی کو دُور کرنے کے لئے فرانس اور انگلستان نے پہلے کوشش کی تھی اور خصوصاً ممالک متحدہ امریکہ نے اس امر میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ چنانچہ جب ممالک متحدہ کی بات رُوس نے نہ مانی تو اس نے روس سے اپنے سیاسی تعلقات بھی منقطع کر لئے۔ چند روز ہوئے کہ (حقوق انسانیہ کانگریس نے) سلطنت فرانس سے درخواست کی تھی کہ وہ پھر رُوس سے اس امر کے متعلق گفتگو کرے اور اس حکم کو منسوخ کرائے اس کا جواب وزیر اعظم فرانس اور وزیر خارجہ نے مندرجہ ذیل

دیا ہے جو طان نے شایع کیا ہے کہ وہ چونکہ ایک سلطنت اس سے پیشتر اس امر کے متعلق گفتگو کر چکی ہے اور اُسے ناکامی ہوئی اسلئے ہم اس میں مداخلت نہیں کر سکتے کیونکہ رُوس کا قول ہے یہ بات ہمارے قانون کے خلاف ہے کہ ہم اس کو منسوخ کر دیں اور یہ ایک داخلی امر ہے جسمیں کوئی غیر سلطنت مداخلت نہیں کر سکتی اور چونکہ یہ حقوق ایک غیر سلطنت کو نہیں دئے گئے اس لئے ہم اپنے حلیف سے بھی اسی قسم کا برتاؤ کرنے پر مجبور ہیں ❊

یہ خبر پڑھ کر قرآنی پیشگوئی ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہودیوں کے لئے ایک وہ دن تھے کہ انی فضلتکم علی العالمین۔ اور ایک آج کا انتہائی درجے کی ذلّت کہنا چاہیئے۔ مسلمانوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے ❊

سرحدی لٹیروں کی سرزنش

سرحد پشاور پر اتمان خیل نے جس قدر لوٹ مار کی تھی۔ اُس کی پاداش میں انگریزی علاقہ میں جس قدر اُتمان خیل موجود تھے۔ اُن سب کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ خوست وال بھی بکثرت چھاپہ مارتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے سرحدی صوبہ میں جس قدر خوست وال ملے ان سب کو بھی گرفتار کر لیا ہے اس تدبیر سے اُمید ہے کہ لوٹیرے اپنی حرکات سے باز آجائینگے نیز گورنمنٹ آف انڈیا نے امیر صاحب کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوٹیرے علاقہ خوست میں پناہ گزین ہوتے ہیں اُن کا قرار واقعی انسداد کیا جائے ❊

کرنسی کمیشن کی رپورٹ

ہندوستان کے فینانس (آمد و خرچ) اور سکہ جات کی حالت پر رپورٹ کرنے کے لئے لندن میں جو شاہی کمیشن مقرر کیگئی تھی اُس نے اپنی رپورٹ شائع کر دی۔ کمیشن کا خیال ہے کہ ہندوستان میں طلائی سکہ کا اگرچہ بے حد رواج نہیں ہے مگر طلائی سکہ کی قیمت مضبوطی کے ساتھ قایم ہو گئی ہے۔ سکہ طلائی کو ہندوستان کے اندر زیادہ تر رواج دینے سے ہندوستان کا کچھ فایدہ نہیں ہے ❊

پُرانے کوٹ کی ممانعت سے انکار

حضور وائسرائے کی کونسل میں آنریبل رائے ستیا ناتھ نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی کہ یورپ سے پُرانے کوٹ وغیرہ یہاں بکنے کے لئے آتے ہیں ان سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ انکی درآمد کی ممانعت کر دی جائے۔ مگر معقول وجوہات پر گورنمنٹ نے یہ درخواست نامنظور کر دی بہت اچھا ہوا کیونکہ ان سے اکثر غریب ہندوستانی موسم سرما بسر کر سکتے ہیں ❊

نئی دہلی پر صرف ساڑھے چار کروڑ ہی خرچ نہ ہوگا ❊

گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک سرکاری رقعہ شائع کر کے پبلک کو مطلع کیا ہے کہ پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند نے جو یہ بیان کیا ہے کہ ۴½ کروڑ روپے جدید دہلی کی تعمیر پر خرچ ہوں گے یہ اندازہ خرچ صرف سرکاری عمارت کی تعمیر کے متعلق ہے۔

تمام خرچ کا انتہائی اندازہ لگانا غلط ہے چونکہ سرکاری عمارتوں کے علاوہ بدررو کے بنانے۔ نکاسی آب۔ سڑکوں کی تعمیر روشنی کرنے اور آبپاشی کے لئے انہار بنانے کے خرچ کا تخمینہ ابھی زیر غور ہے۔ الغرض جدید دہلی بنانے پر کل خرچ کا تخمینہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ جب مکمل ہو گا تب پبلک کو اطلاع کے لئے مشتہر کر دیا جائیگا ❊

دعوۃ الی الخیر فنڈ کی آمد

نام	پائی	آنے	روپے
میاں تاج الدین صاحب	۔	۔	۱
شیخ یعقوب علی صاحب قادیان	۰	۰	۱
بقا محمد صاحب اکڑہ موہڑہ	۰	۰	۱
محمد عبداللہ خان صاحب	۰	۰	۲
اہل خانہ شیخ یعقوب علی صاحب	۰	۰	۱
شیخ نور احمد صاحب	۰	۸	۰
پیر برکت علی صاحب و حکیم علی احمد صاحب	۰	۰	۲
میر ناصر نواب صاحب	۰	۔	۲۵
کرم الٰہی صاحب کھارہ	۰	۔	۱
چودھری ظفر اللہ خانصاحب - بی - اے بیرسٹر	۰	۰	۵۰ ❊
شیخ علی احمد صاحب الہ آباد	۰	۰	۲
قاضی محمد عالم صاحب سفید پوش چک ۱۵۲	۰	۔	۳
محمد اسمٰعیل صاحب بصیر پور	۰	۰	۵
صوفی غلام محمد صاحب بی - اے قادیان	۰	۰	۵
میاں محمد عیسیٰ صاحب علیگڈھ	۰	۰	۲
چودہری عبداللہ صاحب اگزیمنر آفس نولکھا لاہور	۔	۔	۱
غلام رسول صاحب ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول کیمل پور	۰	۱۰	۰

❊ ایک خاص کام کے لئے ❊

نام	پائی	آنے	روپے
محمد امین صاحب رس اسماعیل شہر لورالائی بلوچستان	۔	۰	۱
بابو برکت علی صاحب سنٹری کمشنر شملہ	۰	۰	۵
چودہری عبداللہ خان صاحب	۰	۰	۲۰ ❊
بابو گلاب خانصاحب سب ڈویژنل آفیسر مردان	۔	۔	۷
منشی غلام رسول صاحب ٹرنسلیٹر ڈویژنل کورٹ پشاور	۔	۔	۸
ایک دوست	۰	۰	۳
محمد قاسم صاحب زرگر سمبڑیال	۰	۰	۲
لال دین صاحب یگو والا	۰	۰	۱
سراج الدین صاحب سمبڑیال	۰	۰	۱
مولا بخش صاحب چک ۱۲۳ ضلع شاہپور	۰	۰	۲
عبدالحمید صاحب آفس گورنمنٹ ٹرانسلیٹر گلزار باغ پٹنہ	۰	۔	۲
کریم بخش صاحب رائے پور	۰	۴	۰
علی احمد صاحب	۰	۳	۰
سید سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر پارس	۰	۰	۶
نور محمد صاحب منجانب جماعت کھوکھر	۰	۰	۱
عالم دین صاحب درزی	۰	۱۲	۔
رحمت اللہ صاحب ولد عبداللہ سنوری	۰	۔	۱
محمد عزیز صاحب سگنیلر مارٹی انڈس میانوالی	۰	۔	۱
خیر الدین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر اپرادتی کیمپ برار - سی - پی	۰	۰	۱۵
کل میزان	۰	۵	۱۷۰

اور پچھلی میزان ۴۲۳ روپے ۶ پائی ملاکر کل ۵۹۳ روپے ۵ - ۶ ہو گئے

آمد زنانہ دعوۃ الی الخیر فنڈ

نام	پائی	آنے	روپے
معرفت صوفی غلام محمد صاحب عورتوں کا چندہ	۰	۸	۱
والدہ ناصر احمد	۰	۰	۱
اہلیہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب	۰	۰	۱
اہلیہ مستری عبدالرحمان صاحب	۰	۱۰	۰
اہلیہ میر محمد اسحٰق صاحب	۰	۸	۰
اہلیہ مستری عبدالرحمان صاحب	۰	۶	۰
اہلیہ عبدالمحی عرب صاحب	۰	۰	۱
اہلیہ بابو عثمان صاحب	۰	۴	۰
کل میزان	۰	۴	۶

❊ ایک خاص کام کے لئے ❊

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

وضو!

اسلام کے احکام سے رضا الٰہی حاصل ہوتی ہے

اسلام لاریب دین الٰہی ہے۔ اس کے دین الٰہی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کیونکہ اس کی ہر بات میں ہر امر میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کو مقدم کیا گیا ہے۔ اگر مسلمان ان اغراض اور مقاصد کو مدنظر رکھے۔ جو کہ اسلام اس سے کرانا چاہتا ہے۔ تو انسان کو ہر دو جسمانی اور روحانی طہارت اور پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ تمام عبادات جو کہ اسلام نے مقرر کی ہیں۔ یہ اصل میں ذرائع اور وسائل ہیں خدا تعالیٰ کے تقرب اور رضا حاصل کرنے کے یہ اصول خود قرآن شریف نے بیان فرما دئے ہیں۔ ہم نے اپنی طرف سے ایجاد اور اختراع نہیں کئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ وضو کے احکام بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے۔ ما یرید اللّٰہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون (المائدہ ع۲) اللہ تعالیٰ تم پر تنگی نہیں ڈالنا چاہتا۔ لیکن وہ ارادہ کرتا ہے۔ کہ تمکو پاک کرے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے۔ تاکہ تم خدا تعالیٰ کا شکر کرو۔

قدوس خدا کا قرب مقدس لوگ حاصل کر سکتے ہیں

وضو اصل میں نماز پڑھنے کے لئے ایک قسم کی طیاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قدوس ہے۔ اس کے مقرب وہی ہو سکتے ہیں۔ جو اپنے آپکو ظاہری اور باطنی الائشوں سے پاک کرتے ہیں۔ یہ مسلم امر ہے کہ انسان کا ظاہر اس کے باطن پر بڑا اثر کرتا ہے۔ اور باطن کا ظاہر پر اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا آپس میں بڑا ارتباط اور تعلق ہے اسلام نے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تمام مسائل اس قسم کے مقرر فرمائے ہیں۔ جو کہ نوامیس الٰہیہ اور قوانین قدرت کے برخلاف اور متضاد نہیں ہیں بلکہ سنن الٰہیہ اور فطرت سلیمہ کے عین مطابق اور موافق ہیں۔ بھلا کسی مذہب میں وضو کی بجائے کوئی عبادت رکھی گئی ہے یا اسوقت موجود ہے تاکہ انسان عبادات الٰہیہ کے لئے بالکل فارغ البال ہو کر علائق کی دنیا سے بالکل منقطع ہو کر حضرت احدیت کے آگے پاک اور صاف ہو کر حاضر ہو۔ اسلام نے اس غرض کے حصول کے لئے ہر شخص پر فرض قرار دیدیا۔ کہ جو نماز کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔ اور باقاعدہ اپنے ہاتھوں کو دہووے اور کلی کرے۔ اور ناک صاف کرے۔ اور تمام غفلت کی جگہوں کو صاف کرے اور اپنا منہ دھووے۔ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دہووے اور سر پر مسح کرے۔ اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دہووے گویا مسلم کو یہ وعظ کیا جاتا ہے۔ کہ تو گناہوں سے اپنے ہاتھ دھولے۔ اور پھر ان تمام طریقوں کو پانی کے ذریعہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ جو کہ گناہ کے مظنہ ہو سکتے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ سے گناہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

پانی سے وضو کرنے کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے پانی میں بھی کیا ہی عمدہ خاصیت رکھی ہے۔ وانزلنا من السماء ماء طھورا۔ اور ہم نے بادلوں سے پاک کرنیوالے پانی کو اتارا۔ دیکھو یہ پانی انسان کی ظاہری ناپاکیوں اور گندگیوں کو کیسے صاف کرتا ہے اور میل کچیل ذرا بھر نہیں رہنے دیتا۔ ایک تو انسان کو ظاہری طہارت کی طرف کیسے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ پانچوقت اپنے اعضا کو تین تین دفعہ دہووے اور ساتھ ہی یہ یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ جیسا کہ انسان کو ظاہری گندگیوں سے پاک ہونیکے لئے ظاہری پانی کی ضرورت ہوتی ہے ویسا ہی اسے روحانی گندوں اور مرضوں سے بچنے کیلئے روحانی پانی۔ توبہ استغفار اور عبادت الٰہیہ کی سخت ضرورت ہوتی ہے اسی لئے فرمایا۔ کہ وہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کرنا چاہتا ہے۔ اتمام نعمت سے مراد روحانی امراض سے شفا پانا ہے۔ کیونکہ اکمال دین کے بعد اتمام نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اکمال دین تب ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ انسان تمام مراحل دینیہ کو طے کر جاوے۔

اعضاء مغسولہ اکثر گناہ کا باعث ہوتے ہیں

اگر غور و خوض سے کام لیا جاوے۔ تو صاف طور پر عیاں ہو جائیگا۔ کہ انسان کے گناہ کرنے کے ذرائع اکثر وہی اعضا ہوا کرتے ہیں۔ جو کہ وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ اور عملاً مسلم کو بتایا جاتا ہے۔ کہ جیسا کہ تو ظاہری ناپاکی سے بچنے کیلئے پانی کو استعمال کرتا ہے تو ان اعضا کو بھی پانی سے دھو اور ان گناہوں اور آثام سے باز آ جن کا تو ان اعضا کے ذریعہ مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ بہت سے گناہ ہاتھوں کے ذریعہ کئے جاتے ہیں۔ زبان سے بہت سی فضول اور واہیات باتیں کی جاتی ہیں غیبت گلہ جھوٹ وغیرہ بہت کچھ اس درانتی سے کاٹا جاتا ہے ناک تکبر کی جڑ بھی جاتی ہے۔ پھر تمام چہرے کو دہویا جاتا ہے جس میں آنکھیں رخسارے وغیرہ داخل ہیں۔ اور ظاہری طور پر ان اعضا سے توبہ کرائی جاتی ہے۔ سر پر پانی کا مسح کیا جاتا ہے اور زبان حال سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی جاتی ہے۔ کہ اے خدا جسطرح تیرے پانی سے سر کو دبایا۔ اور اس کے اوپر پانی کا مسح کیا ہے۔ ویسے ہی میرے سر کے واہیات اور لغو خیالات کو دبا دے۔ اور پھر سر کو گندے خیالوں سے پاک کر دے۔ اور کانوں کو بھی اس میں شامل کیا جاتا ہے کیونکہ بیہودہ باتوں کے سننے میں اکثر دفعہ مصروف رہتے ہیں۔ اور آخر میں پاؤں دھوئے جاتے ہیں کیونکہ بہت سے آثام ان کے ساتھ چل کر کئے جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ رسول کریمؐ فرماتے ہیں۔ کہ جب مسلم وضو کرتا ہے۔ تو آخری قطرہ کے ساتھ اس عضو کے گناہ دور ہو جاتے ہیں جبکہ وہ دہوتا ہے۔ اگر یہ کام مسلمان سمجھ کر کرے اور محض رسم اور اکر یکی خاطر نہ کرے تو یقین کامل ہے کہ وہ گناہوں سے دور ہوتا چلا جاویگا اور پھر انسان کو اس کی اصلیت بتائی جاتی ہے کہ تو پانی کے قطرے سے بنا ہے تو اس عظیم الشان ہستی کا کیوں مقابلہ کرتا ہے اگر وہ تیرا پانی بند کر دے۔ تو دیکھ تجھ پر کیسی مصیبت آپڑتی ہے۔ تو اس خدا کو کیوں نہیں مانتا۔ اور اس کے آگے کیوں نہیں سر تسلیم خم کرتا۔ جس کی حکومت پانی پر ہے۔ وکان عرشہ علی الماء اور اللہ تعالیٰ کی حکومت پانی پر ہے وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ اور ہر جاندار کو پانی سے بنایا ہے اگر پانی نہ ملے یا انسان مریض ہو تو اسے حکم ہے کہ وہ پاک مٹی سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرے تاکہ اسے یہ معلوم ہو کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے۔

وضو کی اصل غرض طہارت اور اتمام نعمت الٰہی ہے

بہرحال یہ ہر دو طریق انسان کی پاکی اور طہارت کیلئے ایسی خیر دل کے ساتھ بتائی گئی ہیں جو کہ خود اس کی اصلیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور اسے بتاتی ہیں۔ کہ دیکھ تو کیا ہے اور فضل الٰہی کے سبب سے تو کہاں تک ترقی کر گیا مٹی جو کہ پاؤں کے تلے روندی جاتی ہے۔ اسی سے تو بنا ہے دیکھ خدا کے تجھ پر کیا کیا فضل ہیں۔ ومن ایاتہ ان خلقکم من تراب ثم اذا انتم بشر تنتشرون الٰہی نشانوں میں سے ہے کہ اس نے تمکو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تم انسان ہو کر چلتے پھرتے ہو۔ اور ماء مہین سے انسان کی نسل کو بنایا گیا ہے۔ ثم جعل نسلہ من ماء مھین جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون۔ پھر اسکی نسل کو ذلیل پانی سے بنایا۔ اور پھر یہ اکرام الطاف اس پر کئے۔ کہ اسکو کان آنکھیں اور دل عطا کئے۔ بہت ہی تھوڑا تم نصیحت پکڑتے ہو۔ انہی کے ذریعہ سے انسان موجودات کا علم حاصل کرتا ہے اور چونکہ نماز کو باجماعت پڑھنے کا حکم ہے اور ضروری ہے۔ کہ اجتماع میں لوگ ظاہری طور پر بھی پاک اور صاف ہو کر آویں۔ اور عرق وغیرہ بدبوؤں سے وہ الگ ہوں تاکہ صحت کے قوانین قائم رہیں۔ اور باہم لوگوں کو تکلیف اور ایذا نہ ہو اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے عبادت کیلئے یہ ادب سکھایا ہے باقی مذاہب میں معلوم نہیں کہ انمیں کوئی ایسا طریقہ بیان کیا گیا ہو کہ وہ اسطرح اپنے اعضاء کو صاف کر کے خوب چستی اور مستعدی سے جناب الٰہی کے حضور حاضر ہو کر اپنے عجز و نیاز کو پیش کریں۔ گناہ ایک قسم کی آگ ہوتی ہے۔ ان اعضاء پر پانی ڈالا جاتا ہے جن سے گناہ سرزد ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انکو گناہ سے سرد کر دے اور

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

مماثلت

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب بھی پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

استعارات وکنایات کا استعمال عام ہے

ہر قوم میں اور ہر ملک میں استعارات اور کنایات کثرت سے مستعمل ہوتے ہیں۔ اور دنیا میں شاید ہی کوئی کتاب ہوگی۔ جس میں مجازات اور تمثیلات مستعمل نہ ہوئی ہوں۔ وحشی سے وحشی اقوام ان کے استعمال کی عادی اور خوگر ہیں۔ علم بیان اور علم معانی خاص انہی کی خاطر بنائے گئے ہیں۔ زبان کا نمک یہی باتیں ہوتی ہیں ان کے بغیر زبان بالکل لطیف نہیں رہتی۔ یہی زبان کی جان ہوتی ہیں۔ غرضکہ استعارات اور مجازات ہر زبان میں ذائع اور شائع ہیں۔ الہامی کتابیں تو ان سے قریباً مملو ہی ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام تو قریباً اپنی ساری ہی باتیں تمثیلات میں کیا کرتے تھے۔ اور مسلم امر ہے۔ کہ تشبیہ میں حرف مشابہت مذکور ہوتا ہے۔ اور استعارہ میں حرف مشابہت محذوف ہوتا ہے۔ اور یہی بڑا فرق اور امتیاز ان میں رکھا گیا ہے۔ اگر زید کو شیر سے تشبیہ دینی ہوتی ہے۔ تو کہا کرتے ہیں۔ زید شیر کی مانند ہے۔ اور اگر استعارۃً بیان مقصود ہو تو کہا جاتا ہے۔ زید شیر ہے اگرچہ مآل ان دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے۔ تاہم استعارہ میں زیادہ زور اور تاکید ہوتی ہے۔ یہی حال عربی میں بھی ہوتا ہے۔ زید کالاسد اور زید اسد میں بھی یہی فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔

قرآن شریف میں استعارات

قرآن شریف میں استعارات اور مجازات بہت استعمال ہوئے ہیں۔ اگر خشک ملاں اس سے منکر ہے۔ تو بعض جگہ اسے بھی استعارۃً معنے کرنے پڑیں گے۔ مثلاً من کان فی ھذہٖ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلاً۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا۔ اور اس سے بھی گیا گذرا۔ ظاہر پر محمول کیا جاوے۔ تو کیا اندھے آخرت میں بھی اندھے ہونگے نعوذ باللہ منہا۔ بلکہ اس سے مراد معرفت کے اندھے ہیں۔ جو یہاں معرفت الٰہی کے اندھے رہے ہیں۔ وہ آخرت میں بھی اندھے ہی ہونگے۔ اسیطرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام پاک میں استعارات سے بہت کام لیا ہے۔

ابن مریم استعارت ہے

انہی استعارات میں سے آپکا یہ کلام بھی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری) تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم میں ابن مریم آئیگا۔ اور وہ تم ہی میں سے تمہارا امام ہوگا۔ منکم کا قرینہ صاحب بتا رہا ہے۔ ابن مریم استعارۃً استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام رسولاً الی بنی اسرائیل تھے۔ وہ امت محمدیہ میں سے نہیں ہو سکتے۔ اگر منکم کا لفظ آپ بیان بھی نہ فرماتے۔ تب بھی چنداں کوئی حرج نہ تھا۔ پھر بھی یہ استعارہ ہی ہوتا۔ کیونکہ حقیقت یہاں بالکل متعذر ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی کثیر التعداد آیات سے اظہر من الشمس ہوگیا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور کوئی فرد بشر اور متنفس انکی حیات کو ثابت نہیں کر سکتا۔ اور جب وہ وفات شدہ ثابت ہو گئے۔ تو پھر دوسری آیات انکو دوبارہ دنیا میں آنے سے روکتی ہیں۔ کیونکہ جو مرجاتے ہیں وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتے۔ پس لامحالہ ابن مریم کو استعارہ ہی ماننا پڑیگا۔

قرآن شریف نے ابن مریم کو استعارۃً استعمال کیا ہے

قرآن شریف کی سورۃ تحریم نے اس استعارہ ابن مریم کو بالکل حل اور واضح کر دیا ہے۔ اس سورۃ کے آخری رکوع میں بیان ہوا ہے۔ کہ کافروں کی مثال حضرت نوح اور لوط کی بیویوں سے دیگئی ہے۔ اور مسلمانوں کی بابت یوں بیان کیا گیا ہے۔ وضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امرءۃ فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین۔ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات اللہ وکتبہ وکانت من القانتین۔ اور بعض مومنوں کی تشبیہ حضرت آسیہ سے دیگئی ہے جو کہ فرعون کی بیوی تھی۔ جب اس نے کہا۔ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا۔ اور مجھے فرعون سے نجات دے۔ اور اس کی کارروائی سے مجھے بچا اور بعض مومنوں کی مثال عمران کی بیٹی مریم کیساتھ بیان کیگئی ہے اس نے آپکو ہر قسم کی برائی سے محفوظ کر لیا تھا ہم نے اس میں اپنا کلام پھونکا تھا۔ اور اس نے اپنے رب کی باتوں کی تصدیق کی اور کتب الٰہیہ کو صدق دل سے مان لیا۔ اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ اب ظاہر ہے کہ ایماندار مومنوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریم ع کے ساتھ تشبیہ اور تمثیل دیگئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن نے یہاں ہر سہ نفوس کا بالفاظ دیگر ذکر کر دیا ہے۔ کفار کو نفس امارہ کی جگہ پر استعمال کیا ہے۔ اور نفس لوامہ والے انسانوں کو فرعون کی بیوی سے تشبیہ دی ہے۔ جو کہ ہمیشہ فرعون سے نجات مانگتی رہتی ہے۔ اور نفس مطمئنہ کو مریم فرمایا ہے۔

مومنوں کی دو قسمیں ہیں

واقعی ایمان والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کو ظالم لنفسہ کہنا پڑتا ہے۔ اور بعض مقتصد اور سابق بالخیرات ہوتے ہیں۔ عوام کو فرعون کی بیوی کہا گیا ہے۔ کیونکہ ان کا فرعون نفس ان پر سوار ہوتا ہے ایسے مومنین کو ہمیشہ یہی دعا مانگتے رہنا چاہئیے۔ جو کہ فرعون کی بیوی دعا مانگا کرتی تھی۔ اور جو مومن اس درجہ سے ترقی کر گئے ہیں۔ اور وہ مریمی صفات میں متحلی ہو گئے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کے الہامات اور کشوف کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں مریم کہا گیا

اسیوجہ سے حضرت مسیح موعود ع کو الہامات میں پہلے پہل مریم کر کے بھی پکارا گیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں پہلے مریم کا ذکر آتا ہے۔ اور پھر اسی مریم سے ابن مریم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح اس روحانی درجہ کا حال ہے کہ آپ یعنی حضرت مسیح موعود ع مریمی صفات سے ترقی کر کے ابن مریم بن گئے۔ غیر احمدی تو صرف اسی بات پر چین بجبیں ہو جاتے ہیں۔ کہ کیوں حضرت مسیح موعود ع کو ابن مریم بنایا جاتا ہے بھلا اس آیت کریمہ کا انکے پاس کیا جواب ہے۔ جہاں کہ مومنوں کو مریم کر کے پکارا گیا ہے۔ اور صرف یہیں تک آپ نہیں رہے۔ بلکہ اس درجہ سے بھی ترقی کر گئے۔ اور آپ رسول کریم کا ظل ہو گئے جیسا کہ حضرت عیسٰی ع حضرت موسیٰ کا ظل تھے علیہما السلام ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے

افسوس تو یہ ہے۔ کہ لوگ قرآن شریف سے بالکل ناواقف محض ہیں۔ کبھی بھی قرآن میں غور اور تدبر نہیں کرتے۔ خود قرآن انکی شہادت دیتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علےٰ قلوب اقفالھا۔ کیا یہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔ یا انکے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔ سورۃ مزمل میں رسول کریم ص کو مثیل موسیٰ فرمایا گیا ہے اور سورۃ نور میں خلفاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل خلفاء موسیٰ ع کہا گیا ہے اور سورۃ تحریم میں مسلمانوں کے کل افراد کو مریم سے تمثیل دیگئی ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ ایمانداروں میں ابن مریم نہیں پیدا ہوگا۔ اور اسلئے اللہ تعالیٰ کو وہی عیسیٰ ع جو کہ سینکڑوں برس سے فوت ہو چکے ہیں۔ دوبارہ زندہ کر کے رسول کریم ص کی امت کی اصلاح کیلئے بھیجنا پڑیگا۔ ابن السبیل کا لفظ قرآن شریف استعمال کرتا ہے اور راستے پر چلنے والیکو ابن کہا جاتا ہے۔ اسیطرح مریم کے راہ پر چلنے والا اور مریم کیطرح نیکی پر قدم مارنیوالا اور اپنے آپکو گناہوں سے محفوظ رکھنے والا ضرور ابن مریم کہلائیگا معشوق کو مسیحا کہا کرتے ہیں۔ اور حاذق طبیب بھی یہ خطاب اہل دنیا سے حاصل کر سکتے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ

امر بالمعروف

وقال ربکم ادعونی

انسان ضعیف ہے انسان کی ہستی بڑی ضعیف البنیان ہے۔ خالق فطرت انسانیہ خود گواہی دیتا ہے۔ خلق الانسان ضعیفا۔ اس دنیا کی کش مکش اور جد و جہد میں اسے بڑی مساعی اور جہاد کرنا پڑتا ہے۔ اس کی زندگی کا ورق ورق مشکلات اور مصائب سے پُر ہے۔ جب تک اس کو کسی بڑی ہستی کا سہارا نہ ملے بس کی زندگی اس پر دوبھر ہو جاتی ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ اکثر مادہ پرست لوگ تھوڑی سی تکلیف دیکھ کر فوراً گھبرا اٹھتے ہیں اور ذرا تکلیف کے بڑھنے پر خودکشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ انکو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل وثوق اور اعتماد نہیں ہوتا۔ وہ اپنے آپکو ہی کچھ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اس لئے جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں مصیبت ان کے اختیار سے باہر ہوگئی ہے۔ تب وہ اس کا دور ہونا محال خیال کر لیتے ہیں۔ اور فوراً خودکشی کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے آلام اور عذاب خرید لیتے ہیں۔ انسان کا ضعف بتا رہا ہے۔ کہ اس پر کوئی ہستی حکمران ہے۔ وہ اس پر حکومت کرتی ہے۔ اور اس کے اختیار میں اس کی حرکات اور سکنات ہوتی ہیں۔

راستبازوں کا تجربہ دنیا میں ہمیشہ راستباز لوگوں کا بیش بہا وجود ضرور رہتا ہے۔ انکی زندگیاں صاف اس امر کی شہادت دے رہی ہیں۔ کہ وہ مصائب و محن کے وقت بڑی جوانمردی اور جلادت سے کام لیتے ہیں۔ اور کوئی مصیبت اور شدت انکو کبھی بھی اس طرف مائل نہیں کرتی۔ کہ وہ خودکشی جیسے جرم قبیح کے مرتکب ہوں۔ ان کا اعتماد اور استناد اللہ جلشانہٗ کی ذات پاک ہوتی ہے۔ وہ انکو شدائد اور بلایا میں تسلی اور تشفی دیتی رہتی ہے۔ بلکہ ان کا قول ہے۔ کہ وہ بلاؤں اور مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہو جاتے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت سا راسخ تعلق اور پیوند ہو جاتا ہے۔ عبادت اور دعاؤں میں انہیں انہی ایام میں مزا اور لذت آیا کرتی ہے۔ عسر میں ان کا قدم اللہ کی طرف بہت بڑھتا ہے۔ وہ ہر امر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ہر کام میں رہبر اور رہنما ہوتا ہے۔ اور دعا کے عجائبات پر وہ عینی شاہد ہوتے ہیں۔

خدا کے آگے کوئی بات انہونی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض لوگ اس سے بہت خوش ہونگے۔ کہ وہ دنیا کے جاہ و جلال اور شوکت و حشمت میں حظ عظیم کے مالک ہیں۔ اور بعض حکومت و رعب اور جتھے اور حمیت قومیت پر نازاں ہوں گے۔ مگر میں اس لئے خوش ہوں۔ کہ میرا خدا قادر خدا ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کے آگے کوئی انہونی بات نہیں۔ جو مشکل آئی۔ اس کے حضور عرض کر دی۔ وہ سب دردوں کی دوا ہے۔ ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو دکھ اور تکلیف میں مبتلا کرنا چاہے۔ تو اس کے دکھ کو سوائے اس کے کون ہٹا سکتا ہے۔ اور اگر وہ اس کو سکھ پہنچانا چاہے۔ تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مسلمانو! تمہارے لئے کتنی خوشی کی بات ہے۔ کہ تمہارا خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔ انہونی باتیں اس کے نزدیک ہونی ہو جایا کرتی ہیں۔

من کان للہ کان اللہ لہ شرطیہ ہے کہ تم اس کے ہو جاؤ۔ وہ ضرور تمہارا ہو جائیگا۔ اور تب وہ تمہارے تمام کاموں کا متولی ہو جائیگا۔ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفل ہو جائیگا۔ تمہاری کوئی خواہش باقی نہ رہے مگر سب کچھ اسی کا ہو جائے۔ من کان للہ کان اللہ لہ یہی معنے ہیں اس حدیث کے جہاں رسول کریم صلعم فرماتے ہیں۔ کہ انسان میرا قرب تلاش کرتا ہے۔ اور لوگوں سے بڑھ کر میرے قرب حاصل کرنے کے لئے مساعی جمیلہ کو کام میں لاتا رہتا ہے۔ پھر میں اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہوں۔ اور اس کے سارے کاموں کا متکفل ہو جاتا ہوں یہانتک کہ میں اس کے ہاتھ بنجاتا ہوں۔ جن کے ساتھ وہ پکڑتا ہے آنکھیں بنجاتا ہوں۔ جن کے ساتھ وہ دیکھتا ہے۔ کان ہو جاتا ہوں۔ جنکے ساتھ وہ سنتا ہے۔ اور پاؤں ہو جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ غرضکہ اس کا کچھ اپنا نہیں رہتا۔ وہ بالکل میرا ہی ہو جاتا ہے۔ اب ایسے کا دشمن خدا کا دشمن ہوتا ہے اور ایسے کا دوست خدا کا دوست ہوتا ہے۔ دوستو! اللہ تعالیٰ جیسی عزیز ہستی جس کے پاس ہو۔ اس کو کسی کا کیا ڈر۔ ایسے پاک خزانہ کے ہوتے ہوئے تم دنیا کے افلاس سے کیوں ڈرتے ہو۔ تم تنگ تک اسی سے مانگو۔ مخلوق بھلا تمہارا کیا سنوار سکتی ہے اپنی عرضیوں کو اسی کے حضور گذرانو۔ وہ خود فرماتا ہے۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین۔ اور تمہارے رب نے فرمایا۔ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کرونگا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت سے لاپرواہی کرتے ہیں۔ وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہونگے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رب استعمال فرمائی ہے کیا معنے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری ہر طرح کی پرورش کرتا ہے۔ اور اسی کے ذمہ ہے۔ کہ وہ تمہاری ہر ضرورت کو پورا کرے۔ کیونکہ وہ تمہارا رب ہے۔ اسی لئے جب تمہیں کوئی ضرورت پیش ہوا کرے۔ اس سے مانگا کرو۔ اور کسی کے آگے دست سوال مت دراز کیا کرو۔ اللہ کے سوا اور لوگ تو خود محتاج ہیں۔ محتاج الیہ صرف ایک ہی ہے۔

دعا قبول ہونے کی شرط جیسا ایک دوست بعض وقت اپنے دوست کی بات مانتا ہے۔ اور کبھی اس سے اپنی منواتا ہے سو کم از کم دعا گو اور جس سے دعا مانگی گئی ہے۔ ان کا آپس میں دوستانہ تعلقات ہو کبھی دعا گو کی خدا دعا قبول کرتا ہے اور کبھی اسکی دعائیں قبول نہیں کرتا کیونکہ اسکی قبولیت اس کے مفید نہیں ہوتی یا وہ قبل از وقت ہوتی ہے۔ یا اسکے کوئی اور وجوہ ہوتے ہیں۔ جنکی آگاہی انسان کو نہیں ہوتی۔ بہرحال دعاؤں کے قبول کرنیکی بابت اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمادیا ہے۔ کہ کسکی دعا اسوقت قبول ہو گی۔ جبکہ اُسے اللہ تعالیٰ پر پورا یقین ہو۔ اور وہ اس پر ایمان لائے۔ اور اس کے احکام اور اوامر اور نواہی پر کاربند ہو۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں۔ تو میں تو بہت ہی قریب ہوں۔ دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے مانگتا ہے۔ شرطیہ ہے کہ وہ بھی مجھے قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لاویں۔ تاکہ بھلائی اور رشد حاصل کریں۔

مضطر کی دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے اثبات میں مسئلہ دعا پیش کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی آیت سے بھی ظاہر ہے اور ایک جگہ استفہام کیا ہے کہ بتلاؤ تو سہی کہ دکھیارے کی دعا کون قبول کرتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء کون ہے۔ جو کہ مضطر کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور اسکے درد اور دکھ کو دور کرتا ہے۔

دعا کثرت سے مانگو یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔ اور اپنی تمام حاجات اور ضرورتوں کو اسکے پاس لیجاؤ۔ اور اسی سے مانگو۔ اور اسکی راہ میں کوشش کرو۔ تاکہ تم کامیاب اور مظفر و منصور ہو جاؤ دعا مانگو اور کثرت سے دعا مانگو۔ خدا تعالیٰ کو وہ شخص برا لگتا ہے جو اس سے نہیں مانگتا۔ گویا وہ اپنے آپکو اللہ تعالیٰ سے غنی سمجھتا ہے دوستو جب تم کو ضرورت درپیش ہو تم جبین نیاز کو حضرت احدیت کے آگے زمین پر رکھ دو۔ اور سجدہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ رسول کریم صلعم فرماتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے اسوقت سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو اور وہ ایسی حالت ہوتی ہے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کرلے۔ دعا

حضرت صاحبزادہ صاحب کی پہلی تقریر رضی اللہ عنہ
بعد وفات حضرت خلیفۃ المسیح

۱۴ - مارچ ۱۹۱۴ء کو بعد نماز عصر مسجد نور میں آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ۔

اسوقت میں سب دوستوں کی خدمت میں چھوٹی سی عرض کرنی چاہتا ہوں۔ اور سچے دل سے نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہو گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان پر بڑے بڑے رحم فرمائے۔ اپنی برکتیں ان پر نازل کرے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر انہیں ترقی دے اور وہ انہیں ان کے حقیقی دوست محب اور پیارے سے جن سے انہیں ساری عمر محبت رہی۔ جنکی محبت بلاشبہ انکے رگ و ریشہ میں تھی۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں پیاروں کے ساتھ جگہ دے۔ (مسجد آمین کی آواز سے گونج اٹھی)

اسوقت احمدی جماعت کے اوپر بڑی ذمہ داری پڑ گئی ہے یہ ذمہ داری ہر بچہ جوان اور بوڑھے پر ہے۔ ساری جماعت ایک امتحان کے نیچے ہے۔ جو اس امتحان میں کامیاب ہو گیا اور پاس ہو گیا۔ خدا کا پسندیدہ اور پیارا ہو گا۔ اور جو اس امتحان میں فیل ہو گیا۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور نیکو کاروں میں نہیں گنا جائیگا۔

ہمپر ایک ذمہ داری ہے ایک بوجھ ہے اسکو اٹھانے اور ذمہ داری میں پاس ہونے کیلئے خوب تیاری کرنی چاہیئے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ کوئی کام کتنا ہی اعلیٰ سے اعلیٰ اور عمدہ سے عمدہ ہو لیکن اگر ارادہ بد ہو تو وہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ دیکھو نماز کیسی اعلیٰ چیز ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون والذین ھم یراؤن۔ سو وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر اس نماز میں کوئی خیر اور حقیقت نہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ زید یا بکر نماز پڑھتا ہے۔ لیکن چونکہ انکی غرض اس نماز میں سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ لوگوں کو دکھا رہا ہے۔ اور ریا ہے اس لئے جب اس میں ریا شامل ہو گیا تو وہ پاک اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہونے کی بجائے لعنت کا موجب ہو جاتی ہے۔ مجھے یہ نکتہ قرآن مجید کے ابتداء میں خوب معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں اس کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھنا چاہیئے۔ پھر ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد الحمد للہ رب العالمین شروع ہوتی ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد الم ذالک الکتاب شروع ہوتا ہے۔

اب غور کرو۔ کہ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اعوذ کا جو حکم دیا گیا اور ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ رکھی تو کیا نعوذ باللہ قرآن مجید میں کوئی شیطانی کام تھا اور شیطانی دخل تھا۔ جو یہ تاکید فرمائی؟ اسمیں شیطانی دخل نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جبتک نیک کام میں نیک ارادہ شامل نہ ہو تو وہ برا اور خطرناک ہو جاتا ہے۔ اس لئے ارادہ کی اصلاح اور پاکیزگی کے لئے یہ حکم دیا کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھے۔ اور نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اعانت کے سوا نہیں ملتی۔ اسلئے بسم اللہ کو رکھا جس میں استعانت ہے۔ پس اعوذ کا حکم دیا اور بسم اللہ کو رکھا تاکہ مومن نیت صاف کریں ایسا نہ ہو۔ بد ارادہ تباہ و ہلاک کر دے۔

بہت سے لوگ ہیں۔ جن کے لئے ایک آیت رحم و برکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بہتوں کے لئے وہی آیت ہلاکت کا باعث بنجاتی ہے۔ خدا نے فرمایا۔ اعوذ پڑھو۔ یعنے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگو۔ اور بسم اللہ میں مدد مانگنے کی تعلیم دی۔

غرض کوئی کام کتنا ہی بڑا اور اعلیٰ اور پاک کیوں نہ ہو۔ جب تک اس میں نیک نیتی اور اخلاص نہ ہو۔ اندیشہ ہے کہ وہ قرب الٰہی سے دور نہ پھینکدے۔ اب جو عظیم الشان امانت اور بوجھ ہم پر پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق کے بدوں ہم اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جسقدر فرصت ملے۔ بہتر ہے ہم خدا کے حضور دعائیں کریں۔ اور عاجزانہ التماس کریں۔ کہ مولے کریم! تو ہی سچا راستہ دکھا۔ تاکہ گمراہی اور تباہی میں پڑنے کی بجائے ہم تیرے قریب ہوں۔ یہ بڑی ذمہ داری اور بوجھ ہے جس کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں۔ جب تک اسی کی نصرت نہ آئے۔ ہم نہیں اٹھا سکتے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم بار بار اور کثرت سے پڑھو۔ ہم نہیں جانتے کل کیا ہو گا۔ پرسوں کیا ہو گا۔ ایک غیب کی بات پر ہاتھ مارتا ہے اگر غیب دان خدا مدد نہ کرے۔ تو اندیشہ ہے ہلاکت میں پڑ جاویں؟ اس لئے دعائیں کرو۔ استغفار کرو۔ استخارے کرو۔ درود پڑھو۔ تڑپ تڑپ کر دعائیں کرو۔

کہ مولے تو ہی اپنے فضل سے اس امتحان میں بھی کامیاب کر۔ تیرا مسیح آیا۔ بہتوں نے انکار کیا۔ اور وہ ٹھوکر کھا کے پتھر پر گرے۔ اور ہلاک ہوئے۔ مگر تو نے اپنے رحم سے ہمیں ہدایت دی۔ پھر اسکی وفات پر پھر ایک موقعہ امتحان کا آیا۔ اور تو نے ہماری ہدایت فرمائی۔ اب پھر ایک اور موقعہ آیا ہے اب بھی فضل کیجیو۔ اور آپ ہماری رہنمائی کرو۔ ہمارے تمام کاموں میں برکت نازل کیجیو۔ دشمنوں کو خوش ہونیکا موقعہ نہ دیجیو اپنی خدمت کے لئے پاک وجود چن لے۔ اللّٰھم آمین

سب لوگ اپنے دلوں میں چلتے پھرتے دعائیں کریں آج رات کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مشکلات حل کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ پر توکل کرو۔ اس کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے جو اپنے مسیح موعود سے وعدے کئے۔ وہ پورے ہوئے اور ہونگے۔ ایک انسان جھوٹا وعدہ کر لیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں وہ صادق الوعد ہے۔ خدا تعالےٰ کے وعدوں کی صداقت پر ایمان لاؤ۔ اور اسی پر توکل اور بھروسہ کرو۔ اب میں بھی دعا کرتا ہوں۔ تم بھی میرے ساتھ ملکر دعا کرو۔ اور اس کے بعد بھی دعائیں کرو۔

اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے مگر خدا جانے دعا میں کیا سوز اور ابتہال تہا۔ کہ اس نے مسجد نور کو تھوڑی دیر کے لئے مسجد بکا بنا دیا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو روتی نہ تھی۔ اور دلوں میں ایک سوزش تھی۔ بڑی لمبی دعا کے بعد ایک ایسی تجلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ بجلی کیطرح دلوں پر سکینت کا نزول ہوا۔ دعا کے بعد بیٹھ گئے۔ لوگوں میں ایک قبولیت اور جوش تھا۔ پھر فرمایا۔ کہدو کہ جو روزہ رکھ سکتے ہیں۔ وہ کل روزہ رکھیں۔ اس حکم اور ارشاد کے بعد آپ مسجد نور سے اٹھے اور نواب صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔

نظم

دعائیں سن لیں ہماری خدائے قادر نے
یہ کیسا فضل کیا اک جری کو بھیج دیا
جو نور دیں ہوا اوجھل ہماری آنکھوں سے
تو اک آن میں نور نبی کو بھیجدیا
بچالیا ہمیں گرنے سے چاہ ظلمت میں
کہ خود بخود ہی امام تقی کو بھیجدیا
سمجھ نہ سکتے تھے کیا ہو گا ایسی حالت میں
خدا نے وقت پہ کیسے زکی کو بھیجدیا
بشیر ثانیؑ و محمود ہے وہ فضل عمر
وہ بہتریں تھا۔ خدا نے اسی کو بھیجدیا
رہی نہ باقی دلوں میں شکوک کی ظلمت
جب آسماں سے وحی خفی کو بھیجدیا
کوئی تو ہونا تھا آخر خلیفۂ ثانی
یہ اعتراض ہی کیا ہے؟ کسی کو بھیجدیا
فسردگی ہوئی کافور بیت احمد سے
جلا کے شمع ہدیٰ روشنی کو بھیجدیا
دعا یہ کرتا ہے گوہر تیرے لئے محمود
جہاں میں پھولو پھلو ہووے عاقبت مسعود

خاکسار نعمت اللہ گوہر

تادیب النساء

انگریزی تعلیم کا اثر عورتوں پر

جو پیش آئیند نتائج ہم نے عورتوں کی انگریزی تعلیم کے بیان کئے ہیں۔ خصوصاً تعلیم کی موجودہ روش کی حالت میں کہ اس کی بنیاد قومی و مذہبی تربیت پر نہیں ہے۔ کچھ خیالی نہیں۔ بلکہ واقعی ہیں۔ اور جو یا نگاہ اب بھی عورتوں کے اس طبقہ میں دیکھ سکتی ہے جس نے انگریزی تعلیم پائی ہے خود میرے ایک دوست ہیں۔ ماشاءاللہ بیوی انٹرنس پاس پائی ہے۔ خود کہتے تھے۔ بھئی بیگم اردو میں سیدھے منہ بات نہیں کرتیں۔ کیا مجال کہ خود کبھی مجھ سے اردو بول اٹھیں۔ اگر اچیانا میں بولنے لگتا ہوں۔ چیں بہ جبیں ہو کر روک دیتی ہیں ماشاءاللہ بچوں کی ماں ہو چکی ہیں۔ مگر مآل اندیشی پاس ہو کر نہیں نکلی تنخواہ سے ڈیوڑھا دونا خرچ کر ڈالتی ہیں۔ ان کے گھر بیٹھے کے بل چکاتے چکاتے تھک جاتا ہوں۔ سو طرح کی ناز برداری پر بھی مزاج نہیں لیا جاتا۔ جب دیکھو آزردہ و ناخوش۔ ذرا سی بات ہوئی اور پھر جاتی ہیں۔ لو میں جاتی ہوں ...... کالج میں جا کر ایف۔ اے پڑھونگی۔ میں کہتا ہوں بہت اچھا معلوم ہوگا۔ کہ ایک بیٹیا انگلی پکڑے ہوگا۔ ایک گود میں ہوگا۔ اور ایک پیٹ میں۔ اور اماں جان مدرسے جاتی ہونگی۔ میں کہتا ہوں۔ اچھا پھر اس سب کے بعد ہوگا کیا۔ کہتی ہیں۔ ہوگا کیا۔ کہیں نوکری کر لونگی۔ یہ تو اس وقت کی حالت ہے۔ جب انگلش پڑھی لکھی عورتیں خال خال ہیں بھلا جب عمومیت کے ساتھ ان میں انگریزی تعلیم پھیل جائیگی۔ تو کیا پھر ان نتائج کے ظہور میں کچھ شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ جو ابھی ہم نے اوپر بیان کئے ہیں۔ اسی طرح ایک اور بی۔ اے خان بہادر......... ہیں۔ ماشاءاللہ سینکڑوں برس سے ان کا خاندان شائستگی کا نمونہ رہا ہے۔ اور اب بھی بہت کچھ پرانی تہذیب ان کے گھرانے کی گردیدہ ہے۔ خود صوم و صلوٰۃ کے پورے پابند ہیں۔ قال اللہ اور قال الرسول میں دخل رکھتے ہیں قومی معاملات میں بھی دل سے حصہ لیتے ہیں۔ خیر سے آپ لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے حامی ہیں۔ اور چرچا ہے۔ کہ اپنی نگرانی میں لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے لئے ایک ہائی سکول قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے خاندان کی چند لڑکیوں کو کسی قدر انگریزی پڑھا چکے ہیں۔ دروغ بر گردن راوی۔ کہنے والے نے ہم سے کہا۔ کہ خان بہادر کے گھر میں خوب ڈرامے ہوتے ہیں اور راستا ہمیں بالیقین معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک پرانے ٹائپ کے مولوی صاحب نے بیٹی کو انگریزی پڑھوائی۔ وہ پرانے لباس کو خیرباد کہکر ابھی سے گوئن پہن چکی ہیں۔

(وطن)

قسطنطنیہ میں پردہ

حاکم آستانہ نے حسب ذیل احکام جاری فرمائے ہیں۔

ہر ملک کی عادات و اخلاق خاص ہوتی ہیں جن کا لحاظ وہاں کے تمام باشندوں پر لازم ہے۔ حکومت عثمانیہ ایسے اسباب مہیا کرنا چاہتی ہے۔ جن سے عام آداب تحقیر و اہانت سے محفوظ رہ سکیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ عورت و مرد قانونی دائرہ کے اندر پورے طور پر آزاد ہیں۔ لیکن جو شخص کسی عورت پر کسی قسم کی زیادتی یا فقط زبان ہی سے اُس کی توہین کریگا۔ تو وہ مستوجب سزا ہوگا۔

اسی طرح جو عورتیں اپنے فیشن اور وضع و اطوار میں حد شرعی سے تجاوز کریں گی۔ ان سے بھی ہرگز چشم پوشی نہیں کیجائیگی۔

کبھی سیر و تماشے کے طور پر عورتیں باہر نکلتی ہیں اور بعض حالتوں میں وہ ایسے مقامات پر ہوتی ہیں جہاں ان پر لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں۔ اور یہ امر اسلامی خاندانوں کے لئے جو مذہبی آداب و اخلاق کا احترام کرتی ہیں سخت صدمہ اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آستانہ کی عورتیں تمام اطراف و اکناف بلاد عثمانیہ کی عورتوں کے واسطے بہترین قابل تقلید نمونہ بنیں۔ لہذا حکومت عثمانیہ اس قسم کی تمام باتوں کو ممنوع قرار دیتی ہے۔

ہر عورت و مرد کو خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جو کوئی کسی عورت کی عزت اور آبرو کو اشارہ کنایہ یا کسی اور طریقہ سے نقصان پہنچائیگا۔ وہ حکومت کی جانب سے سخت ترین سزا کا مستوجب ہوگا۔ نیز ہر خاندان کے سربرآوردہ اصحاب پر لازم ہے کہ وہ اپنے خاندان کے ممبروں کو اپنے ملک و مذہب کی عادات و اخلاق کے موافق التزام پردہ پر مجبور کریں۔

شکر ہے ترکوں نے کچھ دین اسلام کے احکام کی طرف توجہ کی۔

مذہب حق نما

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

آج دنیا میں سینکڑوں مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ تمام مذاہب والے اپنے اپنے مذہب ہی کو حق نما تصور کرتے ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں۔ کہ صرف ہمارا ہی مذہب وہ مذہب ہے۔ جو سیدھا راستہ بتلاتا اور اپنے ماننے والوں کو صراط مستقیم پر قائم کر کے ترقی کے معراج تک پہنچا دیتا ہے۔ اور باقی تمام مذاہب باطل ہیں۔ اور اپنے پیروؤں کو ورطۂ ہلاکت میں پھنسا دیتے ہیں۔

اس مذہب اور ادیان کے دنگل میں جبکہ ہر ایک فرقہ خود اس امر کا مدعی ہے۔ کہ ہمارا ہی مذہب سچا ہے اور ایسے سرچشمے سے نکلا ہے۔ جس کی اصل راستی پر مبنی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی مذہب سچا ہے۔ آریہ کہتے ہیں کہ ہم ہی حق پر ہیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے مذاہب کے لوگ بھی فرداً فرداً اسی قسم کا کوئی نہ کوئی دعوےٰ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی مذہب راستی پر ہے۔ راستی سے نکلا اور راستی سکھلاتا ہے۔ مسلمانوں کا بھی یہی قول ہے کہ ہمارا ہی مذہب منجانب اللہ ہے۔ الغرض ہر ایک اپنے ہی مذہب کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا اور بلاتا ہے۔

اب اتنے بڑے ہنگامے میں جس میں ہر ایک مذہب اپنی ہی الگ الگ بگل بجا رہا ہے۔ اور اپنی اپنی راگنی گاتا ہوا اور اسقدر شور و غوغا میں جبکہ ملل متفرقہ کا ایک طوفان بے تمیزی بپا ہو رہا ہے۔ ہم کیوں کر معلوم کریں۔ اور کس طرح پتہ لگے۔ کہ وہ کون سا مذہب ہے۔ جو اپنے دعوےٰ میں سچا اور مذہب کے نہائت ہی پاکیزہ نام سے موسوم ہونے کا مستحق ہے۔

جس قدر مذاہب اور ادیان دنیا میں موجود ہیں۔ اگر کوئی غرض اور غائت اُن کی ہستی کی ہے۔ تو صرف یہی ہے۔ اور یہی ہونی چاہئے۔ کہ وہ سچے خدا کی پہچان کا ذریعہ ہوں۔ مذہب کے لغوی معنے راستے کے ہیں۔ اس لئے مذہب کے لفظ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سچا اور حقیقی مذہب وہی ہو سکتا ہے جو آئینہ کی طرح صاف اور شفاف ہو۔ جس میں انسان اپنے مولا کو نہائت اچھی طرح دیکھ لے۔ اور اس طرح سے دیکھ لے کہ اس میں ہرگز کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ در حقیقت یہ مذہب وہی

مذہب ہو سکتا ہے۔ جو اپنی لائن پر چلنے والے مسافر کو ایک ایسی سیدھی اور ہر قسم کی شکل اور خطرے سے محفوظ شاہراہ پر چلا دیوے۔ کہ جس کے ذریعہ سے وہ رواں رواں اپنی منزل مقصود یعنی اپنے مولا تک پہنچ جاوے۔

اگر کوئی مذہب خدا نما مذہب نہیں ہے۔ اور وہ مولا کریم کو دکھانے سے عاری ہے۔ یا اگر کوئی دین ایسا ہے۔ جو خدا کو ہر ایک قسم کی صفات حمیدہ سے خاص طور پر متصف نہیں دکھا سکتا۔ یا کوئی مذہب ایسا ہے۔ جو اللہ کریم کو ہر قسم کے نقص۔ عیب۔ کمزوری۔ بدی سے خاص طور سے منزہ اور مبرا دکھانے سے عاجز ہے۔ تو ہم اُسے قطعاً خدا کی طرف سے اور منجانب اللہ تسلیم کر ہی نہیں سکتے۔

انسان کی اصلی غرض اور اس کی پیدائش کی علت غائی کیا ہے؟ یہی نا کہ وہ اپنے مولا کی عبادت کرتا رہے اور ہر بات میں تعظیم لامر اللہ کو نصب العین رکھے جیسا کہ ماخلقت الجن والانس الالیعبدون سے ظاہر ہے تو پھر کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اللہ کریم نے اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ نہ بنایا ہو۔ جس کو کام میں لانے سے اپنے اس ضروری فرض سے سبکدوش ہو سکے۔

قطع نظر ان مذاہب کے جو سرے سے خدا کا انکار ہی کر بیٹھے ہیں۔ یا دو۔ دو۔ تین۔ تین۔ چار۔ چار خدا پیش کرتے ہیں۔ یا جو خدا کے لئے اس کا ہمسر۔ شریک۔ بیٹا۔ باپ۔ بیوی تجویز کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ کو چند ایک ایسے مذہب بھی مل جائیں۔ جن کا دعویٰ یہ ہو۔

کہ خدا ہے۔ اور پھر ایک ہی خدا ہے

لیکن

وہ کیسا خدا ہے۔ کون کون سے اوصاف حمیدہ رکھتا ہے۔ کیا وہ ہر ایک قسم کے نقائص سے منزہ ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں۔

جنکو قرآن کریم کے سوا دوسرے مذاہب کی کتب قطعاً بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ قرآن کریم کا خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا۔ احمدیوں کا خدا۔ یا مختصراً یوں کہئے۔ کہ اسلام کا خدا (کیونکہ صرف احمدیت ہی اسلام ہے)، کون ہے؟ سورہ فاتحہ کو پڑھو۔ اس میں اس کامل خدا کا کامل نشان آپ کو ملیگا۔

اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ وہ بن مانگے دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی محنتوں کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان پر نہایت ہی نیک نتائج مترتب کرتا رہتا ہے۔ پھر وہ ہر قسم کے اعمال اور افعال پر اپنی شفقت اور جلال کا سایہ ڈالے ہوئے ہے۔

پس وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ مذہب کا معاملہ نہایت مشکل ہے۔ اور سچے مذہب کا پتہ لگانا محالات سے ہے۔ میں ان کے ساتھ ہرگز اتفاق نہیں کر سکتا۔ مذہب کا معاملہ بیشک گورکھ دھندا ہو جاتا ہے اور مذہب ضرور ایک معمہ کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور حقیقی مذہب کا پتہ لگانا ناممکن ہو جاتا۔ اگر محض اپنے فضل وکرم سے مولا خود اپنا نشان بذریعہ اسلام آپ نہ دیدیتا۔ اب کون کہہ سکتا ہے۔ کہ فطرت انسان میں حقیقی خدا کا نقش موجود نہیں ہے۔ اللہ کریم کا ایک حقیقی پرستار جانتا ہے۔ کہ کس طرح سے اللہ اس کی ربوبیت کرتا۔ کس طرح سے وہ بن مانگے اس کے لئے اکثر اشیاء جن سے اس کی زندگی وابستہ ہے۔ مہیا کرتا۔ کس طرح وہ اس کی محنتوں کی نیک جزا دیتا۔ اور کس طرح وہ اس کے دشمنوں کو ہر آن میں نیچا دکھاتا رہتا ہے۔ ان تمام باتوں کا مطالعہ کرتا ہوا کیا وہ کبھی غلطی کھا سکتا ہے۔ اور اپنے مولا سے علیحدگی اختیار کر کے غیر سے تعلق پیدا کر سکتا ہے؟ ناممکن ہے۔

پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے

دیکھو، اسلام کے ماننے والے اپنی برکات۔ ثمرات اور تاثیرات کا زندہ نمونہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ خود دیکھتے ہیں۔ اور دوسروں کو دکھا سکتے ہیں۔ کہ اللہ ہے۔ جس طرح اس نے کبھی حضرت نوح کا ساتھ دیکر اس کے ساتھ استہزاء کرنیوالی قوم کو پانی کے عذاب میں ہلاک کر دیا تھا۔ جس طرح اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنیوالوں کو تباہ کر دیا تھا۔ جس طرح اس نے مسیح ناصری کی مخالفت کرنیوالوں کو ہمیشہ کے لئے مغضوب اور معتوب کر دیا۔ جس طرح اس نے رسول کریم صلعم کا مقابلہ کرنیوالوں کو ابتر اور دینی دنیوی انعامات سے محروم کر دیا۔ اسی طرح وہ آج بھی اس کے پیاروں سے مخالفت رکھنے والوں کو مغضوب و مخذول کر سکتا ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح و مہدی نے اس بات کا زندہ ثبوت پیش کرکے زمانہ کو بتا دیا اور دکھا دیا۔ کہ

خدا اس کا حامی ہے اور اس کے مخالفوں کا دشمن

اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ضرور ایسا ہی ہے۔ تو کیا کوئی ہے۔ جو یہ دکھاوے۔ کہ جس درخت کے سائے کے نیچے وہ بیٹھا ہے۔ اور جس پر وہ اپنی ساری امیدوں کو انحصار کئے ہوئے ہے۔ وہ بھی کچھ ایسے ہی عمدہ عمدہ پھل دیسکتا ہے۔ جس قسم کے پھل اسلام ہمیں دیتا ہے۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

خادم سلسلہ محمد طفیل احمدی

نئی ٹرکی

(ہمارے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

عام حالت

ٹرکی کا مطلع سیاست اگرچہ سرخ بادلوں سے صاف ہے۔ باسفورس کے کنارہ پر میدان جنگ کو جانیوالے مطوعین کا کیمپ نہیں۔ بلکہ شاخ زریں کے ساحل پر بدحواس پریشان مسلمان میدان جنگ کی دل شکن خبروں پر رائے زنی کرتے نظر نہیں آتے بلکہ اب تو نشہ جوانی میں سرشار۔ کامیابی پر نازاں۔ حریت کے متوالے۔ نوخیز۔ نوعمر۔ زندہ دل نوجوان [illegible] لگاتے نظر آتے ہیں۔ کاروباری طبقوں میں دوبارہ زندگی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ امن وامان کے دور ترقی و تکمیل کے زمانے کا جدید آغاز معلوم ہوتا ہے۔ قہوہ خانوں میں کہیں بحری طاقت کے بڑھانے۔ بیڑے کے تقویت دینے کا تذکرہ ہے۔ اور سلطان عثمان اور شادیہ کی آمد پر شاندار استقبال کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ اور کہیں جرمن افسروں کے مشن۔ ترکی افواج کی جدید ترتیب۔ فن طیران میں دستگاہ حاصل کرنے فتحی بے اور صادق بے کی جانکاہ اموات اور ان کی یادگار قائم کرنے کا ذکر ہے۔

انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی کے دفتر میں خصوصیت سے رونق و بہجت، شان و شوکت اور جوش و ہمت کی علامات ہویدا ہیں۔ کیونکہ کامل پاشا کی موت اور ان کے ہوا خواہوں

کی جلاوطنی - برطرفی - قتل سے انجمن حریت و ایتلاف کی طاقت ٹوٹ چکی ہے - اس انجمن کے ۲۸۰ فوجی حامیوں کو چُن چُن کر پنشن دیدی گئی ہے - اور جو جلاوطن ہوچکے ہیں - اور پیرس وغیرہ مقامات میں فروکش ہیں - وہ اُس جگہ بھی خائف اور ہراساں ہیں - کہ مبادا انجمن اتحاد و ترقی کا کوئی خفیہ وظیفہ خوار اُن کو زہر دیدے - نئے انتخاب میں ہر مقام پر اتحاد ترقی کے امیدوار کامیاب ہوئے ہیں - انور پاشا کے قتل کی ناکام سازش کا راز طشت از بام ہوگیا ہے - غرض انجمن اتحاد و ترقی کا طوطی بول رہا ہے - اس لیے اس دفتر کی خوشی بجا اور مسرت زیبا ہے -

مالی پریشانی

لیکن سرکاری حلقوں میں بے چینی اور قدرے یاس کے نشانات پائے جاتے ہیں - کیونکہ تمام قسم کی ترقی بری و بحری طاقت کا سنوارنا مدخلی خرابیوں کی اصلاح - خارجی قرضخواہوں کے سامنے ساکھ قائم رکھنا وغیرہ وغیرہ جملہ امور روپیہ پر منحصر ہیں - اور یوروپ کی طاقتوں نے باوجود مالی امداد کے وعدے اور مراعات حاصل کرلینے کے تاحال موعودہ اور مجوزہ قرض نہیں دیا - اور ہر ایک قسم کا [illegible] جاری ہے - یورپ کا ساہوکار فرانس ہے - فرانس روس کا دوست اور حلیف ہے - دونو مسلمانوں کے دشمن ہیں - ٹرکی کا طاقتور ہونا ان کو پسند نہیں - اس لیے فرانس قرض کے معاملہ میں پس و پیش کر رہا ہے - طلعت بے وزیر داخلہ تصریح کرچکے ہیں - کہ ٹرکی تمام روپیہ اندرونی اصلاح پر خرچ کریگی - ایک اور ترکی وزیر ٹمس کے خاص نامہ نگار کو یقین دلا چکے ہیں - کہ ہمارا ارادہ جنگ نہیں - تاہم فرانس کی طرف سے لیت و لعل کا سلسلہ جاری ہے - اور لطف یہ کہ یونان کو باوجود اس کے جنگی ارادوں اور تیاریوں کے اسی فرانس نے زرخطیر قرض دیدیا ہے - اور ۱۵ مارچ اس کی ادائیگی کی تاریخ ہے - جو روپیہ ترکی مندوب حال تاحال پیرس میں موجود ہے ملکی عہدہ داروں کو کئی ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں - اور اگر یہی حالت رہی تو ممکن ہے - کہ فوج کو بھی ایسی ہی دقت پیش آئے - ٹھیکہ دار سامان بہم پہنچانے سے انکار کر رہے ہیں - نئے ٹھیکہ دار میسّر نہیں آتے - خلاصہ یہ ہے - کہ سرکاری حلقوں میں مالی مشکلات کی وجہ سے پریشانی اور مایوسی کے خیالات کا دخل ہو رہا ہے +

داخلی و خارجی مشکلات

مالی مشکل کے علاوہ شہزادہ سعید حلیم کو اور بہت سی داخلی و خارجی دقتوں کا سامنا ہے +

(۱) نئے وزیر جنگ کی جلد باز طبیعت اور اُن کا فوج سے یکدم پرانے لوگوں کو نکال کر اُن کی جگہ ۲۰۰ جرمن افسروں کا بھرتی کرنا عام طور پر پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا - کیونکہ بیشتر عثمانی لوگ شیر اور نہ مارشل شکری پاشا - ہز ہر ڈیموٹیکا یاور پاشا اور تجربہ کار مرد میدان مارشل احمد دیوک پاشا جیسے بہادرانِ کارزار کو محض اس لئے فوج سے خارج شدہ نہیں دیکھنا چاہیئے - کہ وہ ناظم مرحوم کے دوست اور قصاص کے طالب تھے -

(۲) جرمن اثر اتفاق ثلاثہ خصوصاً ترکی کے قدیم دشمن جانی روس کو سخت ناپسند ہے - روسی اخبارات ایکطرف شور مچاتے ہیں - کہ بحیرہ اسود کے اُس پار ہمارا اثر زائل ہوگیا - اور روسی حکومت دوسری طرف جنرل یمان ساندرس کے وجود کو باوجود کمی اختیارات ایک آنکھ سے دیکھنا گوارا نہیں کرتی اس لئے افواہ ہے - کہ جنرل مذکور بہت جلد مستعفی ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں -

مسئلہ آرمینیا

روس کی دشمنی نے آرمینیا کے مسئلہ کو پھر تازہ کردیا ہے - اور اس کی وجہ یہ ہے - کہ موجودہ حکومت اس ملک میں اصلاح کرنے کی خواہاں ہے - اور اہل آرمینیا ترکی حکومت سے صلح کرلینے کی طرف مائل ہیں - وہ روس سے متنفر ہیں - اور چاہتے ہیں کہ مذہبی آزادی کے ساتھ جوان کو پہلے حاصل ہے - ان کے جان و مال کی حفاظت بھی کیجائے چنانچہ حکومت نے اس مطالبہ کو منظور کرکے اصلاح کے وعدے پر عمل کرنا شروع کردیا ہے - اور انگلستان سے پولیس افسروں کی درخواست بھی کی تھی - لیکن روس اصلاح کا خواہاں نہیں - بلکہ بدامنی پھیلا کر آرمینیا میں اپنی حکومت کا نفاذ چاہتا ہے - اسی لئے اصلاح کا دشمن ہے - اور اسی لئے وزیر خارجہ انگلستان نے روسی اشارہ پر انگریز افسر دینے سے انکار کردیا ہے -

روس کی ناجائز حرکات

روس کو اہل آرمینیا سے قطعاً ہمدردی نہیں - اُس کا منشاء صرف یہ ہے - کہ کسیطرح آرمینیا پر قابض ہوکر خلیج فارس کے گرم سمندر تک رسائی حاصل ہو - اور روسی مدبروں کو جرمن جنرل موبیکے کا قول یاد ہے - کہ جو کوئی دریائے فرات کی شمالی وادیوں پر حکمران ہوگا - وہی عراق عرب کا مالک ہوگا - چنانچہ اسی غرض سے روسی حکومت اپنے گماشتوں کے ذریعہ سے آرمینیا میں فساد ڈلواتی رہی ہے - کاکیس میں خفیہ کمیٹیاں قائم کرائی گئی تھیں - جن کی مالی امداد یوروپ اور امریکہ کے متمول اہل آرمینیا کرتے تھے - ان کمیٹیوں کے آدمی کردوں کے غصہ کو ہیجان میں لاتے اور فساد ہوجاتا - اور سلطان عبد الحمید کی حکومت کو تنگ کرنے کا موقعہ ملتا - لیکن اب یہ چال کم چلتی ہے +

(ب) نوجوان ترکوں کی اصلاحی سرگرمیاں اور اہل آرمینیا کا میلان صلح دیکھ کر ایک اور چال چلی گئی ہے - وہ یہ کہ آرمینیا میں اُس کی منظوری کے بغیر کوئی ریل نہ بنائی جائے - چونکہ ملک کی ترقی کا انحصار ریل پر ہے لہذا یہ مدنظر ہے - کہ آرمینیا جوں کا توں ہی رہے - اور مداخلت کا موقعہ ملتا رہے +

(ج) اہل آرمینیا بکثرت صرف چند اضلاع میں آباد ہیں - اور مجموعی آبادی کا جزو صغیر ہیں - لیکن اس پر بھی آرمینیا کے سوال کو اہمیت دی جارہی ہے - اور بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے - کہ اُس کی نئی وزارت آرمینیا میں عملی کارروائی کرنے پر آمادہ ہے -

(د) روس کے بعض حلیفوں کا خیال ہے - کہ مشرقی آرمینیا کو روسی صوبہ کاکیس کا جزو بنا دیا جائے - اور باقی آرمینیا پر دول یوروپ کی نگرانی ہو -

۴ - مسئلہ جزائر

بحیرہ رحہ اور بحیرہ ابیض متوسط کے جزائر کا مسئلہ دول یوروپ نے اس صورت پر حل کیا ہے - جس سے آئندہ خطرات کے سدباب ہونے کی بجائے ترکی حکومت کے راستہ میں اور کانٹے بچھا دئے گئے ہیں -

(۱) ساقز اور مدلی کو اگر یونانی قلعبند نہ بھی کریں تو بھی وہاں سے ایشیا کوچک میں سڈیشن پھیلانے یا ہتھیار تقسیم کرنے کا کام بآسانی لیا جاسکتا ہے - مزید براں امیر البحر لمپس (جو آجکل ترکی ملازمت میں ہیں) کی رائے ہے - کہ یہ جزائر یونان کو دئے جانے سے ساحل ایشیا کی حفاظت کا کام دشوار ہوگیا ہے -

(۲) جو جزیرے اٹلی کے قبضہ میں ہیں - ان کے خالی

کرنے کے عوض اٹلی مزید مراعات کی طالب ہے جس کا تاحال فیصلہ نہیں ہؤا۔ اور نہ ہی یونان ساقز وغیرہ کا تبادلہ کرنے پر رضامند ہے۔

(۵) ملک شام پر بہت سی یوروپی طاقتوں کے دانت ہیں۔ یوروپ کے اہل قلم یہ تجاویز کر رہے ہیں کہ بیت المقدس لبنان کی حکومت کی طرح قائم کی جائے اور روس کی حفاظت میں دیدی جائے۔ عربوں کو اکسایا جا رہا ہے۔ اور اگر حکومت ایک رعایت دیتی ہے تو دوسری کا مطالبہ ہو جاتا ہے۔

یہ ہیں مختلف مشکلات جن کا موجودہ وزارت کو سامنا ہے۔ اور بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ شاید شہزادہ سعید حلیم جلد مستعفی ہو جائیں۔

اصلاحات

عراق عرب میں ہندیہ بند کے بعد بھی کام جاری ہے۔ اور نہر حلہ کی درستی کا انتظام ہو رہا ہے۔ ولیز دجا بنا ر بطل جینیا جاوید بے کا دائے بغداد مقرر ہونا ترکی حکومت کے اس حصہ کے لئے بہت مفید ثابت ہؤا ہے۔ عرب امراء میں باہم اتحاد کے آثار نمایاں ہیں۔ سرکش قبائل رام ہو گئے ہیں۔ ترکی - ایران - حد بندی کا کام جنوبی سرحد پر مکمل ہو چکا ہے۔ دفاتر میں عربی زبان کا رواج شروع ہو گیا ہے۔ اخبارات کی آزادی اور تعداد میں اضافہ ہؤا ہے۔

مصری ہمدردی

یونانیان مقیم مصر کے ایثار اور جا جیوف کی قابل تقلید مثال نے اہل مصر کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ کہ ٹرکی کو ایک جدید ڈریڈناٹ پیش کریں۔ لیکن اس خیال کو انگریز مدبرین ناپسند کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ مصریوں نے پہلے ہی ٹرکی کو بہت مدد دی ہے۔ اب ضرورت نہیں۔ مصر کا روپیہ مصری ضروریات پر صرف ہونا چاہیئے۔

یونانیوں کی کوششیں

جو یونانی ٹرکی کی رعایا ہیں۔ ان میں بھی حکومت یونان کے ساتھ ہمدردی کا بے انتہا جوش ہے۔ فاحشہ عورتوں تک چندہ جمع کرنے میں معروف ہیں اور ترکی یونانی چاہتے ہیں۔ کہ اپنے چندہ سے یونان کو ایک جنگی جہاز پیش کریں۔

رومانیہ کا طرز عمل

حکومت رومانیہ اور دولت عثمانیہ میں عرصہ سے اتحاد چلا آتا تھا۔ لیکن اول الذکر نے گذشتہ جنگ میں بد عہدی کی۔ اور پھر یونان کے ساتھ صلح کرانے میں بھی رومانی وزیر اعظم نے یکطرفہ کارروائی کر کے جلدبازی کے ساتھ نصف شب کے وقت عہد نامہ پر دستخط کرا دئے۔ اور مشہور تھا۔ کہ رومانیہ نے بلغاریہ ہو یا ٹرکی ہر دو کے ساتھ جنگ ہونے کی صورت میں یونان کا ساتھ دینے کا ہٹھ کر لیا ہے۔ لیکن اس خبر کی تردید ہو گئی ہے اور معلوم ہؤا ہے۔ کہ یونان و ٹرکی سے جنگ ہونے کی صورت میں رومانیہ الگ رہیگا۔

ترکی بیڑا

اگر فرانس نے قرض دیدیا۔ یا امریکہ و جرمنی سے روپیہ ملگیا۔ تو سلطنت عثمانیہ ایک اور جہاز خریدیگی۔ جس کا نام سلطان سلیم ہوگا۔ اور اٹلی سے البانیا نام جہاز بھی جو جنگ طرابلس سے پہلے کا بن رہا ہے۔ واپس لیا جائیگا۔ اس صورت میں ترکی بیڑا مضبوط اور یونان کی نسبت طاقتور ہو جائیگا اور پھر ممکن ہے۔ کہ جزائر کے واپس لینے کی کوئی صورت ہو سکے۔

جدید علمی دریافتیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں

بطور مثال کے مختصراً ان چند جدید علمی دریافتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اصولاً قرآن میں موجود ہیں۔

مینہ اولے اور بجلی کا بادل سے پیدا ہونا

الم تر ان اللہ یزجی سحاباً ثم یولف بینہ ثم یجعلہ رکاماً فتری الودق یخرج من خلالہ وینزل من السماء من جبال فیہا من برد فیصیب بہ من یشاء ویصرفہ عن من یشاء یکاد سنا برقہ یذہب بالابصار۔

کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ ہانک لاتا ہے بادل کو پھر اس کو اکٹھا کرتا ہے۔ پھر اس کو تہ بتہ کرتا ہے۔ پھر تو اس بادل کے درمیان سے مینہ کو نکلتا ہؤا اور آسمان کے پہاڑوں سے اولوں کو اترتا ہؤا دیکھتا ہے۔ پھر جس تک چاہتا ہے اس (مینہ اور اولے) کو پہنچاتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے۔ اس کو روک رکھتا ہے۔ قریب ہوتا ہے کہ اس (بادل) کی بجلی کی چمک آنکھوں کو لے جائے۔

زمین اور کواکب کا کبھی ایک شے ہونا

ان السماء والارض کانتا رتقاً ففتقنا ہما۔

بے شبہ آسمان اور زمین دونوں گٹھڑی تھے۔ پھر ہم نے ان دونوں کو جدا جدا کیا۔

زمین اور کواکب کا کبھی بشکل دخان اور گرم ہونا۔

ثم استوی الی السماء وہی دخان فقال لہا وللارض ائتیا طوعاً او کرہاً۔

پھر وہ (خدا) آسمان کی طرف متوجہ ہؤا بحالیکہ وہ (آسمان) دہواں بنا ہؤا تھا۔ پھر اس سے اور زمین سے کہا۔ کہ دل سے یا بے دلی سے (ظہور میں) آؤ۔

درختوں کا مزدوج ہونا

ومن کل الثمرات جعل فیہا زوجین اثنین

اور ہر پھل میں دو ہرے جوڑے بنائے۔

وانہ خلق الزوجین الذکر والانثی

مراد زوجین سے نر اور مادہ ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اس نے جوڑا پیدا کیا ہے۔ (یعنی) نر اور مادہ۔

پھلوں کا ہوا سے پیدا ہونا

ارسلنا الریاح لواقح

ہم نے بار آور ہوائیں چلائیں۔

چاند کا سورج سے روشنی حاصل کرنا

فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ

پھر ہم نے رات کی نشانی (چاند) کو مٹایا۔ اور دن کی نشانی (سورج) کو دکھانیوالا بنایا۔

ماہ و سال کا شمسی حساب

وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلاً من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب۔

اور ہم نے دن کی نشانی (سورج) کو دکھانے والا بنایا۔ تا کہ تم اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ اور تا کہ سنوں کا شمار اور حساب معلوم کرو۔

باد و باراں کا تعلق

ھو الذی یرسل الریاح بشراً بین یدی رحمتہ حتی اذا اقلت سحاباً ثقالاً سقنہ لبلد میت۔

وہی ہے۔ جو ہواؤں کو خوش خبری دینے کے لئے (اپنی رحمت) کے آگے آگے بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادل اٹھا لاتی ہیں۔ تو ہم ان کو مردہ شہروں کی طرف بھیجدیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

(جو صاحبزادہ صاحب نے ۶ مارچ ۱۹۱۴ء کو دیا)

حضور نے و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون پڑھکر فرمایا۔

میرا ارادہ تو تھا۔ کہ میں ان خطبوں میں جنکا آپ لوگوں کے سامنے بیان کا موقعہ ملے۔ قرآن کو ابتداء سے آیت آیت کرکے ترجمہ اور مطلب بیان کروں۔ لیکن آج میں نے بجائے اس آیت کے جو مجھے اب پڑھنی چاہئے تھی۔ یہ آیت ایک مصلحت کے لئے پڑھی ہے۔

میرا ارادہ تو تھا۔ کہ اس پر ایک مفصل تقریر کروں۔ لیکن اسوقت میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔

میں جب رستے میں آرہا تھا۔ تو خدا نے میرے جی میں یہ ڈالا۔ کہ میں اس آیت کو پڑھوں اور اس پر کچھ بیان کروں۔ اب (مسجد میں) مجھے ایک شخص نے ایک خط دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"میں مشکلات میں ہوں۔ میں جگہ جگہ گیا میں ہر ایک بزرگ کے پاس گیا۔ اور بہتیری تدبیریں کیں۔ لیکن کام بجائے بڑھنے کے کم ہی ہوتا گیا۔ اور دن بدن میں نقصان پر نقصان اٹھاتا رہا۔ اور اب میں بجائے ایک بڑی جائداد کے صرف چند روپوں کا مالک ہوں"

میں اس شخص کو بھی ... کی طرف ہی متوجہ کرتا ہوں ... اذا سالک عبادی عنی ... دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ... لعلھم ... فرمایا۔ کہ جب میرے ... یار و مددگار رہتے اور ... اور وہ مصیبتوں کے ... اور انکی امید قطع ... اور غم ہی غم نظر آوے ... توجہ کریں ... کرونگا ... لیکن ... انسان ... نظاہر لوگ ظاہری اسباب ... ہستی ہے۔ جو انسان کو ... انسان خدا کے حضور ... اور ... مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

... نہیں ہے ... حقیقتاً ایک ہی ... اللہ تعالیٰ تمام ...

میں بھی اور تمام دوست بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کی مشکلات کو حل کر دے۔

اسوقت ایک اور معاملہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری ہے۔ اس کے لئے تمام لوگوں کو چاہئے۔ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت عنایت فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر ایک فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے صرف ایک نفس کو ہدایت دے دینا ایک لاکھ آدمی کو مرتد کر دینے سے مشکل ہے۔

ایک عظیم الشان اور ایک اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کی عمارت کو سالہا سال میں تیار اور مکمل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس عمارت کو تباہ و برباد کرنے کیلئے تو کیسی کیسی مشکلات کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور کیسے کیسے اس کے لئے مصالح لائے جاتے ہیں۔ لیکن اسکو گرانے اور خراب کرنے کیلئے صرف تھوڑا سا ڈائنامیٹ ہی کافی ہوتا ہے۔ اس عمارت کو تیار کرنا معمولی آدمی کا کام نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے اس علم کے ماہروں کی کئی مدت کی دماغ سوزی اور محنت کے بعد جاکر اسکا نقشہ تیار ہوتا ہے۔ اور پھر کئی ماہروں کی محنت سے وہ عمارت تیار ہوتی ہے لیکن اسکو تباہ کرنے کیلئے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی کافی ہوتا ہے۔ اور ایک اکھڑ سے اکھڑ آدمی بھی اسے گرا سکتا ہے۔

پس توڑنا آسان اور جوڑنا مشکل ہے۔ بنانا مشکل ہے۔ یہ وقت ایسا ہے کہ اسوقت میں ہمیں گھبرا جانا چاہئے۔

میں دوستوں کو ایک بات کیطرف متوجہ کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس مصیبت کا علاج ایک ہی ہے۔ و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی۔

مومن ہو احکام الٰہی پر عمل کرو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قریب ہی ہوں۔

دنیا کے مددگار اور دنیاوی معین و معاون یہ تو غافل ہو جاتے ہیں لیکن نہ غافل ہونیوالی ہستی اگر کوئی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔

محبت کرنیوالے ماں اور باپ بھی اپنے بچوں کی تیمارداری کرتے کرتے ... جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ہستی ایسی نہیں ہے۔ وہ تھکتا ... ڈاکٹر اور طبیب کے بلانے کیلئے کچھ وقت صرف ہوتا ہے اور دیر لگتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو بلانے کیلئے کوئی دیر نہیں لگتی اور نہ ہی خدا کو بلانے کیلئے دوڑ دھوپ کرنی پڑتی ہے خدا کو بلانے کیلئے تو اگر کوئی ہل جل نہیں سکتا تو لیٹ کر ہی اور اگر لیٹے سے بھی وہ بول نہیں سکتا۔ ہاتھ نہیں ہلا سکتا۔ اور اگر ہونٹ اور زبان بھی نہیں ہلا سکتا۔ تو دل ہی میں خدا کو یاد کرے

اور اسکا ذکر کرے۔ اور اس کی طرف متوجہ ہو۔ تب بھی خدا سن لیگا۔

پس اگر کوئی طریق بچنے کا ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ انسان خدا کے حضور گر جاوے۔

میں نے خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے پیاروں کی نصرت اور مدد اور دعا کی قبولیت کے نظاروں کو دیکھا ہے۔

میں ایک دم کیلئے بھی باور نہیں کر سکتا۔ کہ وہ ہماری دعاؤں کو رد کریگا۔ ہم میں سے کون ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود اور اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے آثار نہ دیکھے ہوں۔

ہم میں سے ہر ایک کے اپنے نفس میں آثار قبولیت پائے جاتے ہیں۔ میں نے خود ایسے ایسے نظارے دیکھے ہیں۔ جن کے سبب ... دھلانے کے منکرین کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتا۔

"تین یا چار سال ہو گئے ہیں، کہ قادیان میں طاعون بڑی سخت پڑی۔ عصر کے وقت میں نے دیکھا۔ کہ میری ران میں سخت درد ہو رہا ہے اور مجھے بخار بھی تھا۔ میں کمرہ کے اندر چلا گیا اور اندر سے دروازہ بند کرکے چارپائی پر لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا تو مسیح موعود سے یہ وعدہ تھا۔ کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ تو خدا تعالیٰ تو اپنے وعدوں کو جھٹلایا نہیں کرتا۔ اور اب میں اپنے آپ میں طاعون کے آثار پاتا ہوں۔ لیکن پھر میں نے اپنے نفس کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ مسیح موعود کے ساتھ تھا۔ اور یہ فیوض اور برکات انہی کے زمانہ میں رہیں اب وہ بھی اس دنیا میں نہیں ہیں نہ ہی وہ برکت ہیں تو میں نے پھر دعا کی۔ میں جاگتا ہی تھا اور کمرے کی تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔ تو میں نے خدا کو دیکھا۔ وہ ایک نور تھا جو میرے کمرے کے نیچے سے نکل رہا تھا۔ اور آسمان کیطرف کمرے کی چھت پھاڑ کر جا رہا تھا۔ اسکی نہ شروع تھا نہ ہی اسکی انتہا تھا۔ لیکن اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا جسمیں ایک سفید اور بالکل سفید چینی کا پیالہ تھا۔ اور اس پیالہ میں دودھ تھا۔ اس نے وہ پیالہ مجھے پکڑا دیا۔ میں نے وہ دودھ پی لیا میں جب دودھ پی چکا۔ تو میں نے دیکھا کہ نہ تو مجھے کوئی درد تھا اور نہ بخار بلکہ میں اچھا بھلا تھا۔ اور مجھے کوئی ذرہ بھر بھی تکلیف نہ تھی۔" خدا تعالیٰ ... نازک وقت ... انسان کی دستگیری کرتا اور ... مشکلات کے وقت ... اور مدد ... تو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے ... تم اگر اسکو چھوڑ کر کسی دوسرے ... پس تم اسیکیطرف جھک جاؤ۔ اس مشکل میں تمہاری مدد ...